media foundation360

پنجاب میں سیلاب کے خطرات

اور اس کی تباہ کاریوں سے نپٹنے کے لیے اقدامات

فہرست

	خلاصہ	
	تعارف	
	اہداف	
	پاکستان کے جغرافیائی اور موسمیاتی خدوحال	
	ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق درپیش چیلنجز	
	خطرے کا جائزہ	
	بچاؤ اور تخفیف	
	قومی پالیسی اور حکومتی ادارے	
	آگاہی اور صلاحیت میں اضافہ کرنا	
	کمیونٹی کی شراکت داری	

	فطری حل	
	انفراسٹرکچر	
	شہری منصوبہ بندی اور پبلک پالیسی	
	سرچ وریسکیو (ریسکیو، ریلیف، بحالی اور ازسرنو تعمیر)	
	مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن	
	وسائل کو مختص کرنا	
	حاصل بحث	
	بنیادی تجاویز	
	تصاویر	

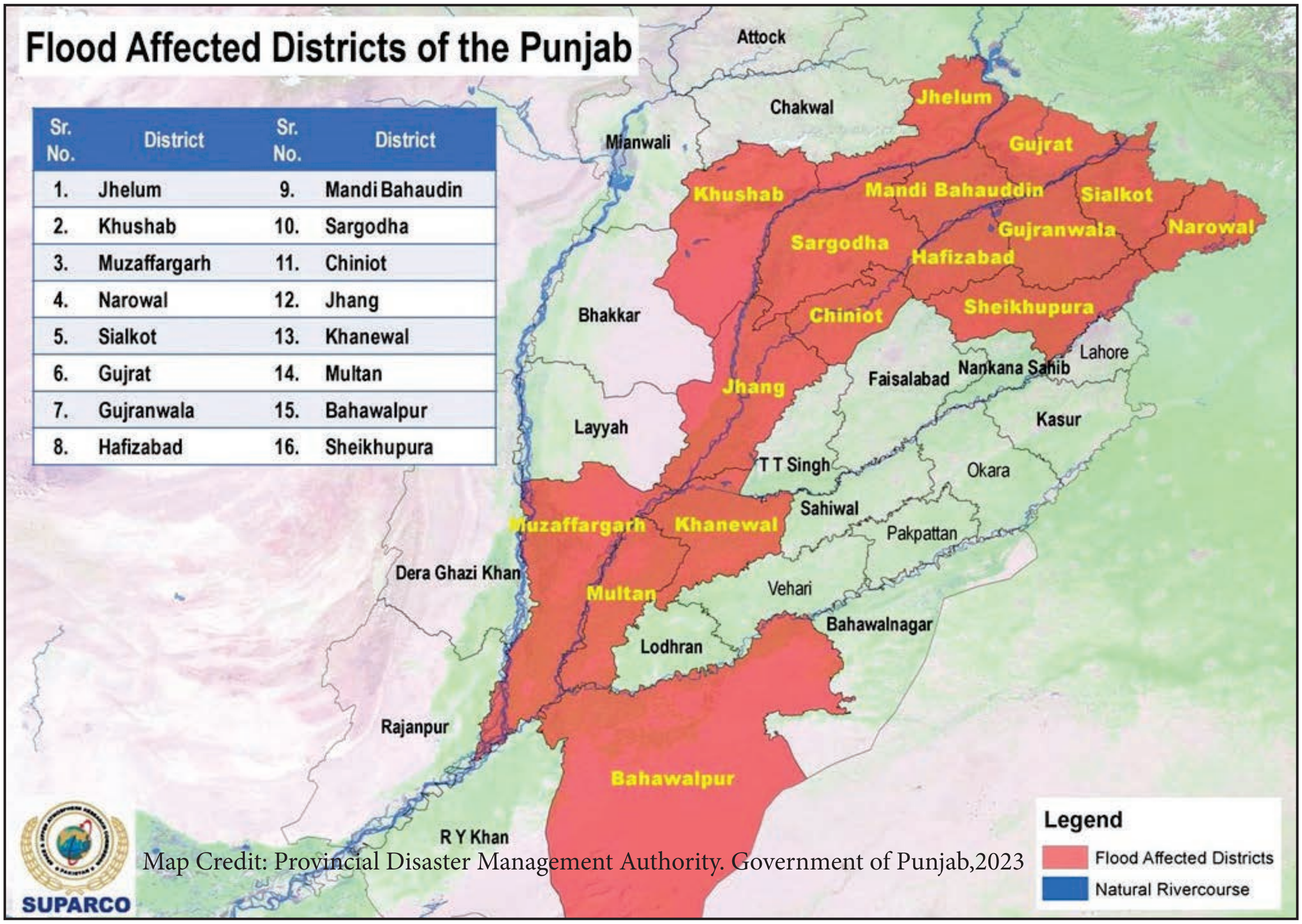

Map Credit: Provincial Disaster Management Authority. Government of Punjab,2023

پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ اضلاع

District	Risk	District	Risk	District	Risk	District	Risk
Bhakkar	A	Jhelum	A	Chiniot	B	Lodhran	C
D.G. Khan	A	RY Khan	A	Attock	B	Khushab	C
Multan	A	Rajanpur	A	Bahawalnagar	B	Okara	C
Mianwali	A	Gujranwala	A	Khanewal	B	Rawalpindi	C
Muzaffargarh	A	Lahore	B	Sheikhupura	B	Sargodha	C
Layyah	A	Gujrat	B	Sahiwal	B	TT Singh	C
Jhang	A	Sialkot	B	Faisalabad	C	Vehari	C
MB Din	A	Hafizabad	B	Chakwal	C	Pakpattan	C
Narowal	A	Nankana	B	Kasur	C	Bahawalpur	C
High Risk	A	Medium Risk	B	Low Risk	C		

حوالہ: صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب، 2023

پنجاب میں سیلاب سے متاثرہ افراد کی جلد از جلد بحالی کے لیے اقدامات

دسمبر 2023

تیارہ کردہ: میڈیا فاؤنڈیشن 360

اظہار تشکر

میڈیا فاؤنڈیشن 360 ان تمام افراد اور اداروں کا شکریہ ادا کرتی ہے جن کی مدد اور تعاون کا اس رپورٹ کی تیاری میں فیصلہ کن کردار رہا۔ ہم اس رپورٹ کی تیاری میں امریکہ کے محکمہ خارجہ کی جانب سے غیر معمولی مدد، رہنمائی اور شراکت داری پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ عالمی تعاون اور علم کے تبادلے کو بڑھانے کے لیے ان کا عزم ہمارے اس موضوع پر بات کرنے کے حوالے سے کوششوں میں بہت زیادہ مددگار ثابت ہوا۔

ہم ڈاکٹر ڈیل کرس مین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کا ایک عالمی موحولیاتی ماہر کے طور پر تعاون قابل قدر رہا۔ ان کا غیر معمولی علم، مہارت، اور معلومات نے مواد اور رپورٹ کے معیار کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح ہم محترمہ امیرہ جویریہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ایک مقامی موحولیاتی ماہر ہیں اور قومی حالات کے حوالے سے گہرا ادراک رکھتی ہیں اور اس موضوع پر ان کی مہارت بے مثال ہے جنھوں نے رپورٹ کے نتائج کو حتمی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

ہم باہمی رابطوں کے تناظر میں غیر معمولی کوششیں کرنے پر محترمہ ارسہ آہوجہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی تنظیمی صلاحیتوں، جزیات پر گہری نظر اور توجہ کے باعث یہ پراجیکٹ بروقت مکمل ہوا۔

آخر میں، ہم پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے)، دیگر تنظیموں، افراد اور کمیونٹیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے قابل قدر مدد اور فیڈ بیک فراہم کیا اور اس پورے سفر کے دوران ان کا تعاون حاصل رہا۔ ہم جمعہ خان، محمد عبدالمعید، چوہدری شاہد سلیم، دعا مرزا، انیلہ اشرف، نصیر انور، ماہی خان، ثمینہ شاہین، آصف عزیز، شیر علی خلطی اور محمد عاقب کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ آپ کا تعاون اس رپورٹ میں پیش کیے گئے نتائج اور تجاویز کے تناظر میں غیر معمولی تھا۔

مخلص

مبشر بخاری

صدر

میڈیا فاؤنڈیشن 360

اهم اعلان

میڈیا فاؤنڈیشن 360 نے یہ یقینی بنانے کے لیے قابل قدر کوشش کی ہے کہ اس دستاویز میں پیش کی گئی معلومات درست ہوں، تاہم، اس کی درستی اور مصدقہ ہونے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس دستاویز سے کسی بھی قسم کی معلومات کے استعمال کا ذمہ دار استعمال کنندہ خود ہوگا اور میڈیا فاؤنڈیشن 360 کسی بھی قسم کے حالات میں اس رپورٹ میں دیے گئے اعداد وشمار کی بنیاد پر اخذ کیے گئے نتائج پر انحصار کی صورت میں نقصان، قانونی کارروائی یا اخراجات کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ حدود، رنگ، سرحدیں اور دیگر معلومات جو کسی بھی نقشے میں دی گئی ہیں، وہ صرف اور صرف نشاندہی کے لیے ہیں اور تنظیم کا کسی بھی علاقے کی قانونی حیثیت یا ان سرحدوں کی توثیق کرنے یا ان کو ماننے کے حوالے سے کوئی بھی فیصلہ صادر نہیں کیا گیا۔

حقوق اور اجازت نامے: اس دستاویز میں پیش کیا گیا مواد کاپی رائٹ کے تحت محفوظ ہے تاہم میڈیا فاؤنڈیشن 360 چوں کہ علم کے فروغ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے تو اس لیے یہ کام جزوی یا اس کا کوئی حصہ غیر کاروباری مقاصد اور کام کا مکمل حوالہ دیتے ہوئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شرکاء کی فہرست

پنجاب میں سیلاب کے خطرات اور اس کی تباہ کاریوں سے نپٹنے کے لیے اقدامات

مشاورتی ورکشاپ

14 دسمبر۔16 دسمبر 2023

سیریل نمبر	نام	تنظیم
1	فروہ نقوی	پی وائی ایل سی
2	ثمینہ شاہین	لنکن کارنر سسن بی انتھونی۔ ریڈنگ روم
3	سجاد نقوی	العصر
4	ماہی خان	ملتان تحفظ
5	نصیر انور	جیوگرافر، پنجاب یونیورسٹی
6	انیلہ اشرف	ایچ آر سی پی، ملتان
7	یوسف عابد	ملتان
8	ارم فاطمہ	بیداری
9	شیر علی خلطی	دی نیوز
10	جمعہ خان	بی ایس 17، ایڈ ایڈمن، سی ای او ڈی ای اے ڈیرہ غازی خان
11	محمد عبد المعید	ایس ڈی او، ڈیرہ کنال سب ڈویژن، ڈیرہ غازی خان
12	چوہدری شاہد سلیم	ڈی ای او، بھکر
13	آصف عزیز	ایس ڈی او، کنال سب ڈویژن، حاجی پور، جام پور
14	محمد عاقب	ایس ڈی او

مترادفات

اے سی	اسسٹنٹ کمشنر	آئی آر سی	انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی
اے ڈی آئی او	اسسٹنٹ ڈیزیز انوسٹی گیشن آفیسر	ایل جی آر	لوکل گورنمنٹ ریپریزنٹیٹیو
بی ایچ یو	بیسک ہیلتھ یونٹ	ایل جی اینڈ سی ڈی	لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ
سی بی او	کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن	ایم ایف 360	میڈیا فاؤنڈیشن 360
سی سی سی سی	کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر	ایم اینڈ ای	مانیٹرنگ اینڈ ایویلیویشن
سی ای آر سی	سنٹرل ایمرجنسی رسپانس کمیٹی	ایم او یو	میمورنڈم آف انڈرسٹینڈنگ
ڈی جی ایچ ایس	ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز	ایم پی اے	ممبر پراونشل اسمبلی
ڈی ایچ کیو	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال	این ڈی ایم اے	نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
ڈی پی او	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر	این جی او	نان گورنمنٹ آرگنائزیشن
ڈی آر ایف	ڈیزاسٹر ریسپانس فورس	پی ڈی ایم اے	پنجاب پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی
ڈی آر ٹی اے	ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی	پی آر ایس پی	پاکستان رورل سپورٹ پروگرام
ایف آر اے پی	فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان	آر ٹی آئی	رائٹ ٹو انفارمیشن
ایف آر پی	فلڈ ریسیلینس پروگرام	آر آر آر	ریسکیو، ریسیلنٹ ریکوری اینڈ ری ہیبلیٹیشن
جی او پی	گورنمنٹ آف پنجاب	یو ایس ایڈ	یونائٹڈ سٹیٹس ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ
آئی ڈی پی	انٹرنلی ڈسپلیسڈ پرسنز	ڈبلیو آر سی	ویلفیئر اینڈ ریلیف کمیٹی

آفات سے متعلقہ اصلاحات

کپیسٹی : یہ ایک کمیونٹی، سماج یا تنظیم میں دستیاب تمام تر قوت اور وسائل کا مجموعہ ہے جو خطرے کی سطح یا ایک آفت کے اثرات کو کم کر سکتی ہے۔ کپیسٹی میں جسمانی، ادارہ جاتی، سماجی یا معاشی سرگرمیوں کے علاوہ مہارت یافتہ افراد یا مشترکہ صفات جیسا کہ قیادت اور مینجمنٹ وغیرہ کا احاطہ ہو سکتا ہے۔

کپیسٹی بلڈنگ: وہ کوششیں جو کسی بھی کمیونٹی یا تنظیم میں انسانی صلاحیتوں یا سماجی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے کی جاتی ہیں جن کی ضرورت خطرے کو کم کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، سماج کے مختلف درجوں میں کپیسٹی بلڈنگ میں ادارہ جاتی، معاشی، سیاسی اور دیگر وسائل کی ترقی شامل ہوتی ہے۔

کلائمیٹ چینج: کسی بھی علاقے یا خطے کا کلائمیٹ ایک طویل عرصے (عام طور پر دہائیوں یا زیادہ عرصہ کے دوران) تبدیل ہوتا ہے، شماریاتی طور پر درجہ حرارت میں نمایاں تبدیلی آتی ہے یا اس خطے کے کلائمیٹ میں تغیرات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

آلودہ: لفظ آلودہ کا مطلب گندا کرنا ہے۔ یہ خواہ خوراک، ہوا، یا پانی ہو۔ آپ جب کسی چیز کو آلودہ کرتے ہیں تو آپ اسے گندا یا نقصان دہ بنا دیتے ہیں۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب گندا کرنے کے ہیں۔

پیش آنے کی اہلیت: اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ یا تنظیمیں دستیاب ذرائع یا صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کسی طرح ڈیزاسٹرز کا سامنا کرتی ہیں۔ عمومی طور پر اس کا مطلب عام دنوں میں بحران یا بدترین دنوں میں وسائل کو منتظم کرنا ہے۔

ڈی ہائیڈریشن: ڈی ہائیڈریشن ایک ایسی صورت حال ہے جب جسم سے بہت زیادہ پانی نکل جاتا ہے جس کے باعث خون میں سوڈیم کی سطح بڑھ جاتی ہے۔ اگرچہ ڈی ہائیڈریشن بہت زیادہ پسینہ بہنے، قے آنے یا ہیضے کی وجہ سے ہوتا ہے، پانی کی کمی کو عموماً الیکٹرولائٹس کی کمی سے جوڑا جاتا ہے۔

ڈیزاسٹر: کسی بھی کمیونٹی یا سماج کے روزمرہ معمولات میں پیدا ہونے والی وہ رکاوٹ ہے جو بڑے پیمانے پر انسانی و معاشی وسائل کے نقصان کی وجہ بنتی ہے۔ اس کی وجہ بہت زیادہ تباہیاں ہوتی ہے، جن میں خطرات کے متوقع منفی اثرات کو کم کرنے کے حوالے سے تشویش ناک صورت حال اور نا مناسب اہلیت ہوتی ہے۔

ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ: یہ کسی بھی ڈیزاسٹر کے منفی اثرات کو کم کرنے کے باب میں ایک جامع حکمت عملی ہے۔ ڈی آر ایم کے دائرہ اختیار میں وہ تمام اقدامات آجاتے ہیں جو ڈیزاسٹر سے پہلے، اس کے دوران یا بعد میں کیے جائیں۔ اس میں تخفیف، تیاری، ایمرجنسی رسپانس، بحالی اور ازسرنو تعمیر کی تمام سرگرمیاں آجاتی ہیں۔

ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن: ان اقدامات کا مقصد کسی بھی سماج میں مشکل حالات اور آفات کے باعث پیدا ہونے والے خطرے کو کم کرنا ہوتا ہے تاکہ آفات کے تباہ کن اثرات (تحفظ) کو ایک حد تک محدود (کمی یا تخفیف کرنا) رکھا جاسکے۔

ابتدائی وارننگ: جانے پہچانے اداروں کی جانب سے کمیونیٹیز اور افراد کو بروقت اور موثر معلومات جاری کرنا تاکہ وہ اپنے خطرات کم کرنے کے لیے اقدامات اور موثر ردعمل ظاہر کرنے کے لیے تیاری کر سکیں۔

ایمرجنسی مینجمنٹ: ہر طرح کی ہنگامی صورت حال اور بالخصوص تیار رہنے، ردعمل ظاہر کرنے اور بحالی کے لیے وسائل کو منتظم کرنا اور ان کو استعمال میں لانا ہی ایمرجنسی مینجمنٹ ہے۔

وبا: آبادی یا کسی علاقے میں غیر معمولی طور پر بڑے پیمانے پر کسی بیماری کا پھیلنا جو اس علاقے کے لوگوں یا آبادی میں ایک ساتھ تیزی کے ساتھ پھیل جائے۔

پیش گوئی کرنا: مستقبل میں ہونے والے کسی بھی واقعہ کے ہونے کے حوالے سے اندازہ مرتب کرنا۔ یہ اصطلاح مختلف علوم میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

ہیزرڈ: ایسا کوئی بھی واقعہ جو جسمانی طور پر نقصان کا باعث بن سکتا ہو یا جس میں انسانی زندگیاں جانے یا لوگوں کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہو، جائیداد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو، سماجی و معاشی رکاوٹ پیدا ہونے کا خطرہ ہو یا ماحولیاتی تباہی ہو رہی ہو۔ فطری ہیزرڈز (جغرافیائی، ہائیڈرومیٹرولوجیکل یا حیاتیاتی) یا انسانی سرگرمیوں (ماحولیاتی آلودگی اور ٹیکنالوجیکل ہیزرڈز) کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ ہیزرڈز واحد بھی ہو سکتے ہیں، ایک ترتیب میں بھی ہو سکتے ہیں یا اپنے علاقے اور اثرات سے جڑے ہوئے بھی ہو سکتے ہیں۔ ہر ہیزرڈ کی شناخت اس کے علاقائی محل و وقوع، شدت، بار ہا آنے کے رجحان اور امکان سے بھی کی جاسکتی ہے۔

ہیزرڈ کا تجزیہ: کسی بھی ہیزرڈ کی شناخت، تحقیق اور نگرانی تا کہ اس کی شدت اور محل وقوع کی وضاحت کی جاسکے۔

ابتلا: ابتلا ایسے حالات کو ظاہر کرتے ہیں جب آپ کی فصلوں پر کیڑوں کا حملہ ہوا ہو۔

اراضی کے استعمال کی منصوبہ بندی: طبعی اور سماجی و معاشی منصوبہ بندی کی ایک شاخ جو قدر و قیمت کی وضاحت کرتی ہے یا مختلف امکانات کی حدود کا تعین کرتی ہے جس میں اراضی استعمال کی گئی ہو، جس کے آبادی کے مختلف حصوں پر اثرات مرتب ہوئے ہوں یا اس کے نتائج کے باعث کسی کمیونٹی کے مفادات کو ذک پہنچی ہو۔ اراضی کو استعمال کرنے کی منصوبہ بندی بہت زیادہ آبادی کے حامل علاقوں اور آفات سے متاثر ہونے کے خطرے سے دوچار علاقے میں اہم تنصیبات کی تعمیر کی حوصلہ شکنی کر کے، آبادی کے ارتکاز اور وسعت کو روک کر، فطری آفات، ماحولیاتی تباہی اور ٹیکنالوجیکل تباہی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ساختیاتی اور غیر ساختیاتی اقدامات کیے جاتے ہیں۔

تخفیف کرنا: ساختیاتی اور غیر ساختیاتی اقدامات کرتے ہوئے فطری تباہیوں، ماحولیاتی آلودگی اور ٹیکنالوجیکل تباہیوں کے منفی اثرات کو روکا جاتا ہے۔

موسمیاتی تباہی: موسمیاتی تغیرات کے باعث آنے والے ڈیزاسٹرز جیسا کہ سیلاب، سائیکلونز، خشک سالی، گلیشیر کے پانی سے جھیلوں کا بن جانا، شدید بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ وغیرہ موسمیاتی تباہی کی ذیل میں آتے ہیں۔

فطری ہیزرڈز: زمین پر وقوع پذیر ہونے والے فطری ڈیزاسٹرز یا رجحان جو تباہ کن واقعہ میں تبدیل ہو جائیں۔ فطری ہیزرڈز کو اس کے محل وقوع کے نام، جغرافیاتی، ہائیڈرومیٹرولوجیکل یا حیاتیاتی نوع سے پہچانا جاتا ہے۔ تباہ کن واقعات اپنی شدت، آنے کے تسلسل، وقت، علاقے کے پھیلاؤ آنے کی رفتار وغیرہ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

تیاری: وہ سرگرمیاں اور اقدامات جو آفات پر موثر ردعمل ظاہر کرنے کے لیے قبل از وقت کیے جاتے ہیں، جن میں بروقت اور موثر ابتدائی وارننگز اور لوگوں اور ان کی جائیداد کا عارضی انخلا وغیرہ شامل ہے۔

بچاؤ: وہ سرگرمیاں جن کے ذریعے آفات کے پریشان کن اثرات سے مکمل طور پر گریز کیا جاتا ہے۔

عوامی آگاہی: آبادی کو خطرات اور ان طریقوں کے حوالے سے آگاہ کرنے کا عمل جن کے تحت وہ ان آفات سے بچ سکتے ہوں۔ یہ حکام کے لیے بالخصوص ضروری ہے تا کہ وہ ڈیزاسٹر کی صورت میں انسانی جانیں اور زندگیاں بچانے کے لیے اپنے فرض کو پورا کر سکیں۔

بحالی: وہ فیصلے اور اقدامات جو ایک ڈیزاسٹر کے بعد متاثرہ کمیونٹی کی زندگی کو تباہی سے قبل کے زمانے کی طرح محفوظ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں، جب کہ ضروری اقدامات کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تا کہ تباہی کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔

ریلیف، رسپانس: کسی بھی ڈیزاسٹر کے دوران یا بعد میں زندگیوں کو بچانے اور متاثرہ افراد کی بقا کے لیے بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فوری امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فوری نوعیت کی امداد، قلیل المدتی یا طویل المدتی ہوسکتی ہے۔

ریسیلینس، ریسیلینٹ: ایک کمیونٹی، سماج یا تنظیم جو آفات کا سامنا کرنے کے باب میں خطرات کی زد پر ہو، تو اس کا قابل قبول سطح پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے مزاحمت کرنا اس ذیل میں آتا ہے۔ مزاحمت کرنے کے لیے گزشتہ آفات کے دوران کیے گئے اقدامات سے سبق سیکھتے ہوئے تحفظ کو بہتر بنانا اور مستقبل میں ایسے اقدامات کرنا شامل ہے جن کے تحت خطرے کو کم کیا جاسکے۔

بہتر بنانا: پہلے سے موجود عمارتوں کو فطری آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے بہتر بنانا۔

خطرہ: آفات اور پریشان کن سماجی حالات کے درمیان عدم تعامل کی وجہ سے نقصان (اموات، زخمی ہونا، جائیداد، گزربسر، معاشی سرگرمی میں تعطل آنا یا ماحول کو نقصان ہونا) ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ خطرے کو خطرے کے طور پر ہی ظاہر کیا جاتا ہے جو آفات کی ضرب تکلیف دہ صورت حال کے برابر ہے۔ کچھ ماہرین نقصان ہونے کے طبعی پہلوؤں کی جانب اشارہ کرنے کے لیے اس کا خطرات کی زد پر ہونے کا تصور پیش کرتے ہیں۔

خطرے کا جائزہ، تجزیہ: خطرے کی نوعیت اور پھیلاؤ کو متعین کرنے کے لیے استعمال کیا جانے والا طریقہ کار جس میں ممکنہ آفات کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور پہلے سے موجود تکلیف کا جائزہ لیا جاتا ہے جو لوگوں، جائیداد، گزربسر کے ذرائع اور ماحول کے لیے سنجیدہ نوعیت کا خطرہ بن سکتی ہے۔

1۔ خلاصہ

پاکستان میں سیلاب کے پیچیدہ معاملے سے پیش آنے کے لیے ایک جامع اور مربوط حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ زیرنظر دستاویز سیلاب کے خطرے کو کم کرنے، آبادی کو ہنگامی حالات کے لیے تیار کرنے اور سیلاب اور ماحولیاتی تبدیلی کے باعث دیگر شدید نوعیت کے موسمی واقعات وقوع پذیر ہونے کی صورت میں دوبارہ ابھرنے کی قوت پیدا کرنے کے لیے ممکنہ اقدامات تجاویز کرتا ہے۔ یہ دستاویز ایک اجتماعی اور ہمہ وقت تیار رہنے کی حکمت عملی کی حمایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں، فیصلہ کن سیاسی اور کمیونٹی کی جانب سے سیلاب کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے اور بحالی کے لیے یہ ایک فیصلہ کن منصوبے، میڈیا کے ذریعے آگاہی اور پالیسیوں کی تشکیل پر زور دیتی ہے تاکہ تباہ کن سیلاب کی وجوہات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ ان اقدامات میں عوامی پالیسی کے لیے تجاویز (مثال کے طور پر تعمیراتی قوانین)، فطری طریقوں کے ذریعے سیلاب کے خطرات کو کم کرنا (جیسا کہ پانی کے ذخیروں کو برقرار رکھنا یا نئے ذخیرے بنانے کے علاوہ شہری مقامات پر سبزہ اُگانا اور پانی محفوظ کرنے کے لیے مقامات بنانا)، ہنگامی حالات سے پیش آنے کے لیے تیار رہنا، حکومتی اداروں کے درمیان روابط بڑھانے کے علاوہ عوام کو اپنے ساتھ جوڑنا بھی شامل ہے۔

2۔ تعارف

ماحولیاتی واقعات کی تعداد اور ان کی شدت میں غیر معمولی اضافے جن میں بہت زیادہ بارشیں اور غیر معمولی طور پر تیزی سے گلیشیرز کا پگھلنا شامل ہے، جو ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ ہیں جس نے پاکستان میں سیلاب کے خطرے کو بڑھا دیا ہے۔ پاکستان اپنی تاریخ میں کئی تباہ کن سیلاب دیکھ چکا ہے، حال ہی میں 2022 میں ایک ایسا ہی ہولناک سیلاب آیا تھا۔ سیلاب کی ان تباہ کاریوں میں بہت سے لوگ جان سے گئے، آبادیوں کو ہجرت کرنا پڑی اور انفراسٹرکچر اور زراعت کو بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سی وجوہات کے باعث جن میں مون سون کی بارشیں اور ملک کے منفرد جغرافیائی خدوحال وغیرہ بھی شامل ہیں، جیسا کہ دریاؤں یا نشیبی علاقوں کے قریب ہونے کے باعث ایک تسلسل کے ساتھ سیلاب آتے رہے ہیں جس نے مشکلات بڑھانے میں غیر معمولی حصہ ڈالا ہے۔ ان عوامل جیسا کہ موسم اور جغرافیائی خدوحال کے علاوہ انسانی سرگرمیوں جیسا کہ درختوں کی کٹائی، شہری آبادکاری (اربنائزیشن) اور اراضی کو نامناسب طور پر منتظم کرنے سے بھی سیلاب کے خطرات کو بہت زیادہ بڑھایا ہے۔

پہاڑ اور تودے سیلاب بڑھاتے ہیں جو سیلابی ریلے کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں اور یہ پہاڑی علاقوں میں نسبتاً کم دورانیے میں آسکتے ہیں۔ ایسے سیلابی ریلوں کے لیے قبل از وقت اطلاع دینے کی زیادہ گنجائش نہیں ہوتی جس کی وجہ پانی کا ایک جگہ جمع ہوجانا ہے جس کے باعث دریاؤں اور ندی نالوں میں طغیانی پیدا ہوجاتی ہے۔ پانی جوں جوں نشیب کی جانب بڑھتا ہے تو اس کے بہاؤ کی شدت میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور یہ طاقتور سیلابی ریلے میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ایسے سیلابی ریلوں میں بسا اوقات ملبہ جیسا کہ چٹانیں، مٹی کے تودے اور سبزیاں شامل ہوتی ہیں اور یہ سب سیلاب کی تباہ خیزی میں مزید اضافہ کرتی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان میں سال 2022 میں آنے والا سیلاب تباہ کن تھا۔ ملک کا بڑا حصہ سیلاب سے متاثر ہوا تھا۔ ہزاروں لوگ جانوں سے گئے تھے اور لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہوگئے تھے جنہیں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں جیسا کہ ہیضہ اور ڈینگی بخار کی وبا پھوٹ پڑی، اور صحت کے شعبہ کے لیے سنجیدہ نوعیت کے چیلنجز پیدا ہوگئے۔ کھڑا پانی مچھروں کی آماج گاہ بن گیا، جس سے بیماریوں میں مزید اضافہ ہوا۔ صاف پانی کی قلت کے باعث یہ صورت حال اور خراب ہوئی۔ ان سیلابی آفات کے باعث انفراسٹرکچر ہی تباہ نہیں ہوا بلکہ معیشت اور زراعت کا بھی نقصان ہوا اور زمینی کٹاؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ ان شدید سیلابی آفات کی وجہ قدرتی (جیسا کہ مون سون کی بارشیں اور برف کا پگھلنا) اور انسانی (جیسا کہ درختوں کا کٹاؤ، اراضی کو درست طور پر منتظم نہ کرنا اور ماحولیاتی تبدیلی) دونوں ہی تھیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے زیادہ شدید موسمیاتی واقعات وقوع پذیر ہوئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ پہلے سے ہی کمزور انفراسٹرکچر اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے باب میں خامیاں نمایاں ہوئیں۔ 2022 میں آنے والے سیلاب سے قبل از وقت خبردار کرنے والے وارننگ سسٹمز، تباہی سے پیش آنے اور تیار رہنے کے لیے قابل اعتماد منصوبوں، حکومت

اور غیر حکومتی اداروں کے درمیان بہتر روابط، صحت اور بیماریوں سے بچاؤ کے موزوں نظام، قدرتی تباہیوں سے پیش آنے کے لیے کمیونٹی کی شراکت داری، زیادہ پائیدار انفراسٹرکچر، اراضی کے درست استعمال، بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مضبوط تعاون اور ان کی امداد اور آخر میں ماحولیاتی تبدیلیوں سے پیش آنے کی ضرورت کا انکشاف ہوا۔

تباہ کن سیلاب نے صوبہ پنجاب کے لیے نمایاں چیلنجز پیدا کیے خاص طور پر جب کمیونیکیشن کا موثر نظام موجود نہیں تھا، درست معلومات دستیاب نہیں تھیں، سڑکوں کا نیٹ ورک نامناسب تھا اور سیلاب سے متاثرہ خطوں میں ٹرانسپورٹ کا نظام سرے سے ہی موجود نہیں تھا۔ ماہرین نے یہ مشاہدہ کیا کہ یہ ایک تسلسل کے ساتھ پیش آنے والی ناکامیاں تھیں جو حکومتی اداروں کے درمیان رابطوں کے تعطل کی وجہ بنیں۔ انسان کی پیدا کردہ دیگر مشکلات اس وقت ابھریں جب شہروں، دیہاتوں، صنعتوں اور وڈیروں کی اراضی بچانے کے لیے پانی کا رُخ نشیبی علاقوں کی جانب موڑ دیا گیا۔ علاوہ ازیں، خبردار کرنے کے ایک مصدقہ نظام کے نہ ہونے کے باعث لوگوں کو بروقت ہنگامی حالات کے بارے میں آگاہ نہ کیا جاسکا جو چاروں طرف سے پانی میں پھنسے ہوئے تھے۔

3۔ اھداف

میڈیا فاؤنڈیشن 360 کی اس کوشش کا مقصد حکومتی اور غیر حکومتی اداروں، کمیونٹی لیڈرز، میڈیا اور ماہرین کے درمیان تعاون کو بڑھانے پر زور دینا ہے تاکہ سیلاب کے حوالے سے تیاری اور ردعمل کے منصوبوں کے حوالے سے اثر پذیری کو بڑھایا جاسکے۔ میڈیا فاؤنڈیشن 360 اس دستاویز کی مشترکہ طور پر تیاری کے لیے متنوع بیانیوں، مہارت اور تجربے کو بروئے کار لایا جس کا مقصد خامیوں کی نشاندہی کرنے کے علاوہ ان پر قابو بھی پانا ہے، متنوع حل تلاش کرنا ہے اور پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب کو سیلاب کے فوری اور شدید ترین خطرات کا مقابلہ کرنے کے باب میں تیار کرنے کے لیے ایک مشترکہ حکمت عملی تشکیل دینا ہے۔ صوبہ پنجاب سیلابی آفات سے پیش آنے کے لیے بہترین طور پر تیار ہوسکتا ہے تاہم اس کے لیے فوری طور پر مثبت سیاسی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

4۔پاکستان کے منفرد جغرافیائی اور موسمیاتی خدوحال

جنوبی ایشیائی ملک پاکستان متنوع اور منفرد جغرافیائی خدوحال اور موسموں کا حامل ہے۔ 232 ملین آبادی کے ساتھ پاکستان دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ تاہم، یہ دنیا کی گرین ہاؤس گیسوں کا ایک فی صد سے بھی کم خارج کرتا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان غیر متناسب طور پر شدید ترین سیلابی آفات اور پینے کے صاف پانی کی قلت کا سامنا کر رہا ہے۔

پاکستان کا رقبہ تقریباً انگلینڈ اور فرانس کے مشترکہ رقبے کے برابر ہے۔ اس کی سرحد مشرق میں انڈیا، مغرب میں ایران اور افغانستان، شمال میں چین اور جنوب میں بحیرہ عرب سے متصل ہے۔ اس کے اہم ترین شہروں میں مارگلہ پہاڑیوں کے سائے میں دارالحکومت اسلام آباد، بحیرہ عرب پر اہم ترین ساحلی شہر کراچی اور ملک کا ثقافتی مرکز لاہور ہے۔ کچھ خطے دوسروں کی نسبت زیادہ خطرے کی زد پر ہیں۔ دریائے سندھ کے نشیبی علاقوں کا زیادہ متاثر ہونے کا امکان ہے، جیسا کہ وہ علاقے جو دریا کے کنارے یا اس کے معاون دریاؤں سے متصل ہیں تو وہ بالخصوص من سون کی بارشوں اور

ہمالیہ میں جب برف پگھلتی ہے تو دوسرے علاقوں کی نسبت سیلاب کے خطرات کی زد میں زیادہ ہوتے ہیں۔ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ پنجاب بالخصوص اس کے وہ علاقے جو دریائے سندھ کے قریب ہیں، عموماً زیادہ شدید سیلاب کا سامنا کرتے ہیں۔ پنجاب میں بڑے پیمانے پر موجود نہری نظام اگرچہ آب پاشی کے لیے فائدے مند ہے، مگر جب یہاں زیادہ پانی آجائے تو سیلاب کے خطرات بڑھ سکتے ہیں۔ دریا کے بہاؤ میں واقع صوبہ سندھ بھی سیلاب کے خطرات کی زد پر ہے کیوں کہ اس کا قطعہ اراضی چپٹا ہے۔ ان جغرافیائی خدوحال کے باعث پانی زیادہ دیر کے لیے ٹھہر سکتا ہے اور سیلاب آ سکتا ہے۔ ملک کے وہ دیگر علاقے جو سیلاب کے خطرات سے دوچار ہیں، ان میں صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ بلوچستان شامل ہیں۔ بڑے شہر جیسا کہ کراچی نکاسی کے نامناسب نظام، بڑے پیمانے پر ہونے والی آبادکاری، جنگلات کے کٹاؤ اور شاذ و نادر ہونے والی بارشوں کے باعث سیلاب کے خطرے سے دوچار ہے۔

پاکستان متنوع موسموں کا حامل ہے جن میں بارانی سے لے کر نیم ساحلی علاقے شامل ہیں۔ اس کے موسم سرما (مارچ سے مئی) میں ملک بھر میں درجہ حرارت خوشگوار ہوتا

Disaster Type		Vulnerable Districts / Areas
Riverine Flooding	Indus	Mianwali, Bhakkar, Layyah, Muzaffargarh, DG Khan, Rajanpur, R.Y. Khan
	Jhelum	Jhelum, M.B. Din, Khushab, Jhang,,
	Chenab	Gujranwala, Gujrat, Sialkot, Sargodha, Chiniot, Hafizabad, Jhang, Khanewal Multan.
	Ravi	Lahore, Sheikhupura, Nankana Sahib, Okara, Sahiwal, Khanewal
	Sutlej	Kasur, Pakpattan, Vehari, Lodhran, Bahawalnagar, Bahawalpur
Flash Floods		Mianwali, D.G. Khan, Rajanpur

ہے۔تاہم، موسم گرما (جون سے ستمبر) میں بہت زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔

5۔ ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق درپیش چیلنجز

پاکستان ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمایاں طور پر متاثر ہوا ہے اور شدید نوعیت کے ماحولیاتی تغیرات ایک تسلسل کے ساتھ وقوع پذیر ہونے لگے ہیں جیسا کہ سیلاب اور خشک سالی وغیرہ۔ 2022 میں پاکستان نے اپنی تاریخ میں گرم ترین درجہ حرارت کا سامنا کیا۔ آلودگی اور کم ہوتے ہوئے پانی کے ذخائر تشویش کی ایک بڑی وجہ ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلی ایک حقیقی ہنگامی صورت حال ہے جیسا کہ زمین کا درجہ حرارت نمایاں تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے جس کا واضح ثبوت درجہ حرارت میں ہر سال 5.1 ڈگری کا اضافہ ہونا ہے۔ کاربن کے اخراج اور سیلابی آفات میں اضافے کے درمیان تعلق سے مفر ممکن نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی سیلابی آفات کی وجہ انسان کو قرار دیا جا سکتا ہے، جو انسانی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں اور یہ موسم میں تبدیلی لاتی ہیں اور قدرتی آفات کی شدت بڑھاتی ہیں۔ حیاتیاتی ایندھن کو جلایا جانا صنعتی سرگرمیوں کی بنیاد ہے اور ترقی کے غیر معمولی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک اپنی معاشی ترقی کے لیے بڑے پیمانے پر حیاتیاتی ایندھن پر انحصار کرتے ہیں جو اب کاربن کے اخراج کے عالمی اثرات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ بہت سے ترقی پذیر ملک انسانی وجوہات کے باعث ماحولیاتی تبدیلی کے نتائج کا سامنا کر رہے ہیں۔

ماحولیاتی امور کے ماہر اور وکیل احمد رافع عالم کے مطابق، ہر گزرتے سال کے ساتھ گرین ہاؤس ایفیکٹ گرمی کے نئے ریکارڈز سامنے لا رہا ہے جبکہ موسم میں تغیرات وقوع پذیر ہونے سے ماحولیاتی تباہیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ کاربن کے اخراج کا پیمانہ اس نقطے تک پہنچ چکا ہے جہاں یہ زمین کی اسے جذب کرنے کی صلاحیت اور اس کے اثرات کم کرنے کی صلاحیت سے بڑھ گیا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی پر قابو پانے کے لیے کی جانے والی نمایاں کوششیں بھی اس لیے رنگ نہیں لائیں کہ کاربن کا اخراج غیر معمولی طور پر زیادہ ہے جس نے سیارے کو ختم ہونے کے دھانے پر دھکیل دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، ہم اس وقت دنیا کی تاریخ میں چھٹی مرتبہ معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافے نے نہ صرف شہریوں کی صحت کے لیے خطرات پیدا کیے ہیں بلکہ اہم وسائل کو بھی نقصان پہنچایا ہے جس سے آبادیوں کی ان حالات سے پیش آنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے۔ نمایاں طور پر فضا میں موجود آلودگی جو کاربن کے اخرات میں اضافے کی ایک وجہ ہے، نے پاکستان میں زندگی کی شرح کو کم کیا ہے جہاں گزشتہ دو سال سے شہر آبادکاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی اور اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے نمایاں اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پاکستان ماحولیاتی تبدیلی اور بارہا سیلاب آنے کے باعث قومی ہنگامی صورت حال نافذ کر چکا ہے، یہ اس نے اپنی تاریخ میں تیسری بار ایسا کیا ہے جس کی وجہ ملک میں شہریوں کی بڑی تعداد میں اموات اور ان کی جائیدادوں کو پہنچنے والا نقصان

ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی نے پاکستان میں سیلاب سے پیش آنے کی حکمت عملی کو مزید پیچیدہ کیا ہے۔ غیر متوقع موسمی تغیرات، بارشوں کی شدت میں آنے والی تبدیلی، اور پگھلتے ہوئے گلیشیئرز نے سیلابی آفات کی تعداد اور ان کی شدت میں اضافہ کیا ہے۔

یہ اگرچہ قوموں کے لیے اہم ہے کہ وہ ماحولیاتی تبدیلی سے پیش آنے کے لیے کاربن کے اخراج کو کم کریں، آبادیوں اور انفرادی سطح پر لوگوں کو اب بھی لازمی طور پر ہمارے موجودہ کلائمیٹ کے منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ان میں ٹیکنالوجی کی سطح پر اختراعات کر کے سیلابی صورت حال میں ابھرنے کی صلاحیت پیدا کرنا، ماحول دوست عوامی پالیسی کی تشکیل اور ماحول کی بنیاد پر ایسے عوامل کی تخفیف شامل ہے۔ اس حوالے سے حکمت عملیوں کی تشکیل، ماحول کا مقابلہ کرنے کے قابل انفراسٹرکچر قائم کرنا اور اراضی کا پائیدار استعمال کلائمیٹ کی تبدیلی کے باعث پیدا ہونے والے چیلنجوں سے پیش آنے کے باب میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

6۔ خطرے کا جائزہ

پاکستان کا وسیع دریائی نظام بالخصوص دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا مون سون کی بارشوں کے دوران سیلاب کے خطرے کی زیادہ زد میں ہوتے ہیں۔ شمالی علاقہ جات میں موسم سرما کے دوران گلیشیئرز پگھلتے ہیں جس سے دریاؤں میں پانی کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے اور یوں سیلاب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، دریائے سندھ کے نشیبی علاقے فطری طور پر سیلاب کی زد پر ہیں۔ دریائے سندھ کے زیادہ آبادی کے ارتکاز والے میدانی علاقوں میں زندگیوں اور گزر بسر کے ذرائع بشمول نامناسب انفراسٹرکچر کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں، جس میں سیلاب کی راہ میں آنے والی نامناسب رکاوٹیں اور نکاسی کا نظام سیلاب کے اثرات کو مزید بڑھاوا دیتا ہے۔ پاکستانی آبادی کا ایک بڑا حصہ زراعت پر انحصار کرتا ہے جو سیلاب کے باعث پیدا ہونے والے بحرانوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

بڑے پیمانے پر غربت اور عدم مساوات کا مطلب ہے کہ آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسے علاقوں میں بستا ہے جہاں انفراسٹرکچر نامناسب ہے اور وسائل کی کمیابی ہے جس کے باعث آفات سے نمٹنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ شہری علاقوں میں بالخصوص آبادی کا ارتکاز انفراسٹرکچر میں موجود خامیوں کو نمایاں کرتا ہے۔ پاکستانی معیشت کے ایک بڑے حصے کا دارومدار زراعت پر ہے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کے باعث آنے والی آفات سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے، اس سے آبادی کی گزر بسر متاثر ہوتی ہے اور فوڈ سکیورٹی کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔ خطرات کو کم کرنے کے حوالے سے محدود عوامی آگاہی اور تعلیم ان خطرات کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ اور آخر میں ملک کا صحت کا نظام آفات کے باعث پیدا ہونے والی صورت حال میں مشکلات کا شکار ہے۔

ایک اور اہم تشویش کا پہلو پینے کے صاف پانی تک رسائی اور زراعت کے لیے آب پاشی کے نظام تک رسائی ہے۔ پانی کی قلت، تقسیم کے نامناسب نظام، آلودگی اور ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کے باعث ان بنیادی ضروریات کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں، سیلاب کے خطرات کو کم کرنے اور سیلاب سے مناسب طور پر پیش آنے کی کوششوں کے لیے رپورٹنگ کے ایک جامع نظام کی ضرورت ہے جس میں سول سوسائٹی کے نمائندے، حکومت اور میڈیا ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ الیکٹرانک اور ڈیجیٹل میڈیا متاثرہ افراد اور ان کی ضرورتوں کا ریکارڈ رکھ کر اس باب میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے اگر حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کے تحت چل رہے مراکز سے تائید اور تعاون حاصل ہو سکے۔ ایسی ڈیجیٹل میڈیا سائٹس اور پلیٹ فارمز کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے جہاں حکومت اور آبادیوں کے متعلق اعداد و شمار موجود ہوں تاکہ سیلاب کی شدت کو کم کرنے اور اس سے پیش آنے کے لیے درست اور ہر لمحے کی معلومات موجود ہوں۔

سیلاب کے دوران اور بعد میں میڈیا کے اندازے کئی مواقع پر پاکستانی صحافیوں کے لیے ایک چیلنج ثابت ہو سکتے ہیں۔ سیلاب کی رپورٹنگ کرنے والے صحافی زندگی کو درپیش سنجیدہ نوعیت کے خطرات کے بارے میں آگاہ نہیں ہوتے، ان کے پاس خبر پر کام کرنے کے لیے جانے سے قبل کوئی مصدقہ اعداد و شمار نہیں ہوتے اور وہ سفر پر

جانے کے لیے عموماً ذاتی ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔ ان بے قاعدگیوں کے باعث سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے اعداد و شمار مختلف نیوز چینلوں پر مختلف ہوتے ہیں۔

7۔ بچاؤ اور تخفیف

نیشنل ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ فریم ورک خطرے کے جائزے، آفات سے تحفظ، تیاری، رسپانس اور بحالی کے لیے حکمت عملیاں فراہم کرتا ہے۔ نیشنل فلڈ پروٹیکشن سیلاب پر قابو پانے جن میں ڈیم اور بند بنانا، نکاسی کے نظام کو بہتر کرنے اور سیلابی پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے تالاب بنانے کے لیے اقدامات کرنے کا ذمہ دار ہے۔ پاکستان کی قومی ماحولیاتی تبدیلی کی پالیسی میں ایسے اقدامات شامل کرنے کی ضرورت ہے جن کے پیش نظر کلائمیٹ سے پیش آنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنا اور موسمی تغیرات کو اختیار کرنا شامل ہو۔ اور آخر میں وفاق کی پانی سے مطلق پالیسیاں پانی کے ذخائر کو منتظم کرنے سے متعلق ہیں۔

موثر حکمت عملیوں کی تشکیل کے لیے فوری ضرورتوں اور طویل المدتی حل کے درمیان توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ آبادیاں اس توازن کو انفراسٹرکچر بہتر بنا کر، پانی کے ذخائر کی ترقی اور پانی کو منتظم کرنے کی پائیدار پالیسیوں کے نفاذ کے ذریعے مزید بہتر بنا سکتی ہیں۔

دریاؤں کے کنارے آباد لوگوں کے حقوق ان لوگوں کے لیے تشویش کا باعث ہیں جو دریائے سندھ پر انحصار کرتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں، اراضی کے مالکان اپنے حقوق کے بارے میں آگاہ نہیں ہوتے بالخصوص جب کثیر الملکی کمپنیاں اور کوا پریٹوز پانی کے وسائل کا بے دریغ استعمال کرتی ہیں۔

8۔ قومی پالیسی اور گورننس

سیلاب کو منتظم کرنے کے حوالے سے قومی پالیسیوں کی تشکیل نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی ذمہ داری ہے جو نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010 کے تحت قائم کی گئی تھی۔ یہ آفات سے پیش آنے کے لیے وفاق کا کلیدی ادارہ ہے جس کی ذمہ داریوں میں سیلاب میں تخفیف بھی شامل ہے۔

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز (پی ڈی ایم اے) صوبائی سطح پر حکومت کے اہم ادارے ہیں جو این ڈی ایم اے کے ساتھ مل کر آفات پر قابو پانے کی پالیسیوں پر عملدر آمد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ رکھتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز (ڈی ڈی ایم اے) آفات سے پیش آنے کے منصوبوں اور فوری طور پر ردعمل ظاہر کرنے کے تناظر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

پی ڈی ایم اے کا سیلاب آنے کی صورت میں ایک مربوط نظام ہے اور وہ بروقت انخلا اور سیلاب کے باب میں تیاریوں کے لیے قبل از وقت وارننگ جاری کرتا ہے جس میں وسائل کا استعمال (بحالی کے لیے بروقت اور موزوں سامان کی فراہمی، خوراک، شیلٹر، اور طبی امداد کے ساتھ ساتھ دوسرے اداروں کے ساتھ رابطے میں بھی رہنا تا کہ ایک ہی طرح کی سرگرمیوں سے بچا جا سکے اور تمام متاثرہ افراد تک پہنچا جا سکے)، آبادی کی شمولیت (آگاہی پروگراموں کے ذریعے) اور کمیونیکیشن (جس میں سیٹلائٹ سپورٹ اور موبائل وینز کا کردار نمایاں ہے) شامل ہے۔ ان تمام تر سرگرمیوں کے باوجود دور دراز اور متاثرہ آبادیوں تک درست اور عملی معلومات کے ساتھ پہنچنا پی ڈی ایم اے کے لیے ایک نمایاں رکاوٹ ہے جو اس کی موزوں ردعمل ظاہر کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔

سیلاب کے اثرات کی تخفیف کے لیے مختلف حکومتی محکموں اور ایجنسیوں (پی ڈی ایم اے، صحت اور تعلیم کے محکموں، این ڈی ایم اے، فوج، میڈیا اور غیر سرکاری اداروں) کے درمیان مربوط روابط قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سیلاب سے پیش آنے کے لیے ایک جامع قومی پالیسی، جس میں ماہرین، سائنس دانوں اور مقامی آبادیوں

سے رائے حاصل کی گئی ہو، بہت زیادہ اہم ہے۔ تبدیل ہوتی ہوئی موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق باقاعدگی کے ساتھ جائزے اور تازہ ترین صورت حال پاکستان کے سیلاب سے پیش آنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

9۔ آگاہی اور صلاحیت میں اضافہ کرنا

سیلاب سے پہلے: آگاہی اور تیاری سیلاب سے قبل اور سیلاب آنے کے بعد کے ادوار کے لیے ضروری ہے۔ سیلاب سے قبل کی تیاریوں کے لیے ابتدائی وارننگ سسٹمز بنائے جانے چاہئیں، انفراسٹرکچرز کی تعمیر کی جائے جیسا کہ ڈیمز، لیویز اور بند وغیرہ تاکہ سیلاب کے اثرات کو کم کیا جا سکے اور پانی کے بہاؤ پر قابو پایا جا سکے۔ اراضی کے استعمال اور تعمیراتی قوانین پر عملدرآمد، سیلاب سے متاثر ہونے کے خطرات سے دوچار علاقوں میں قوانین میں رہتے ہوئے تعمیراتی سرگرمیوں کی انجام دہی ضروری ہے۔ زمینی کٹاؤ اور پانی کو ذخیرہ کرنے کی تشہیر کرنا، آبادیوں کو سیلاب سے پیش آنے کے لیے تعلیم اور ان کو اپنے ساتھ ملا کر کام کرنا، جن میں ڈیزاسٹر رسپانس ٹیمز اور مقامی ایمرجنسی سروسز کے لیے ان کی تربیت بھی شامل ہے۔

سیلاب کے بعد: سیلاب آنے کے بعد سرچ اور ریسکیو آپریشنز کو کلیدی اہمیت حاصل ہے تاکہ لوگوں کو طبی امداد اور بحالی کا سامان فراہم کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں، ایسے منصوبے بنائے جانے چاہئیں جن کے تحت تباہ ہونے والے انفراسٹرکچر کی جلد بحالی کے لیے معاونت فراہم کی جائے، بالخصوص سڑکوں اور پلوں پر خاص توجہ دی جائے۔ وہ لوگ جن کی گزر بسر ہی زراعت پر ہے، وہ صوبے کی معاشی مدد فراہم کرنے کی صلاحیت پر انحصار کریں گے جیسا کہ مائیکروفنانشل گرانٹس اور تکنیکی ہنر سیکھنے میں معاونت وغیرہ۔ سیلاب کے باعث مشکلات کا شکار ہونے والی آبادی (بالخصوص بچوں، بزرگوں، خواتین، جنسی اور مذہبی اقلیتوں وغیرہ) کو خوراک کی ضرورت ہوگی، ان کو صحت تک رسائی فراہم کرنا ہوگی اور مالی معاونت وغیرہ کرنا ہوگی۔ اسی طرح مختلف کاروباری سرگرمیوں کو بھی مالی معاونت کی ضرورت ہوگی۔ آخر میں میڈیا کے نمائندوں کی اہلیت کو بڑھانا اہمیت رکھتا ہے کہ وہ عوام اور آبادی کے ساتھ کس طرح پیش آئیں اور سیلاب سے پہلے اور بعد میں محفوظ رہتے ہوئے رپورٹنگ کریں۔

پی ڈی ایم اے مستقل بنیادوں پر اپنے عملے، مقامی حکام اور کمیونٹی کے رہنماؤں کو تربیت فراہم کرتا ہے تاکہ وہ آفات سے پیش آنے اور ان کو منتظم کرنے کے لیے تیار ہوں۔ پی ڈی ایم اے اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو فیلڈ سے متعلق ڈیٹا کے جائزے، خطرے کے جائزے اور فیصلہ سازی کے امور میں بہتر بنا چکا ہے۔ علاوہ ازیں، پی ڈی ایم اے نے آبادیوں میں کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ اپنی شراکت داری کو مضبوط کیا ہے تاکہ کمیونٹی کو پیش نظر رکھتے ہوئے قبل از وقت وارننگ جاری کرنے کے نظام کی تشکیل اور اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے ایک مربوط اور موثر کارروائی کی جا سکے۔ آخر میں پی ڈی ایم اے نے کمیونیکیشن کے لیے معیاری ضابطے تشکیل دیے ہیں جن کا مقصد معلومات کے تبادلے کو اولیت دینا ہے اور وفاقی اداروں، این جی اوز اور حکومتی اداروں کے ساتھ رابطے میں رہنا ہے۔

پی ڈی ایم اے کو اس کے باوجود ابتدائی وارننگ کے نظام کی تجدید اور اس کو وسعت دینے کی ضرورت ہے جس میں بروقت اعداد و شمار کو جمع کرنے اور ان کو تقسیم کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجیز کو استعمال کرنا شامل ہے۔

سیلاب کی تباہ کاریوں سے پیش آنے کے لیے تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور اختراعات پر سرمایہ کاری کی جانی چاہئے جن میں موسم سے متعلق پیش گوئی کرنے کے جدید ماڈلز، سیلاب کا مقابلہ کرنے کے قابل تعمیراتی ساز و سامان اور پانی کو منتظم کرنے کا پائیدار نظام شامل ہے۔

سیلاب کے خطرے کا بروقت پتہ لگانے اور اس کے ابلاغ کے لیے جدید ترین قبل از وقت وارننگ سسٹمز (ای وی ایمز) ناگزیر ہیں۔ جدید ترین ٹیکنالوجیز جیسا کہ

سیٹلائٹ امیجری، موسم سے متعلق پیش گوئی اور پانی کے کم یا زیادہ ہونے سے متعلق علم (ہائیڈرولوجیکل ماڈلنگ) قبل از وقت خبردار کرنے کے نظام کی درستی اور اثر پذیری بڑھا سکتی ہے۔ ریموٹ سینسنگ اور جیوگرافک انفارمیشن سسٹم (جی آئی ایس) ٹیکنالوجیز، اراضی کے استعمال کی نگرانی کے نظام میں تبدیلی اور مجموعی مشکل صورت حال کا جائزہ سیلاب کے خطرات سے دوچار علاقوں میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ ان طریقوں سے موثر فیصلہ سازی اور منصوبہ سازی میں مدد ملے گی۔ سیلاب کی پیش گوئی کرنے کے ماڈلز کی تشکیل سے حکام کو یہ اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے کہ سیلاب کا حجم اور اس کا وقت کیا ہوگا، یوں بہتر تیاری اور ردعمل ظاہر کرنے کے حوالے سے تیار رہا جا سکتا ہے۔ جدید ماڈلنگ کی تکنیکوں کو مربوط کرنے سے پیشگوئی کرنے کی درستگی بڑھتی ہے۔

آبادیوں کو لازمی طور پر انخلا کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے جب حالات اس کی اجازت دیں۔ مقامی رہنما اور آبادی کے عمائدین کو ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لیے مناسب تربیت کی ضرورت ہے تاکہ وہ انخلا کے لیے راستے تلاش کرنے کے قابل ہوں اور وہ اس بارے میں مقامی رہائشیوں کو آگاہ کریں۔ علاوہ ازیں، محفوظ مقامات کی قبل از وقت ہی نشان دہی کر لی جانی چاہئے۔ آبادی کو اس بارے میں آگاہی ہونی چاہئے اور ان کو نشیبی علاقوں یا دریاؤں اور ندی نالوں کے قریبی علاقوں کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح پلوں کے معاملے میں بھی احتیاط کی جانی چاہئے۔

رہائشیوں کی موسم سے متعلق درست معلومات اور سیلاب کے بارے میں وارننگز تک رسائی ہو۔ ایسی صورت میں جب کمیونٹی کے ارکان حکام کی جانب سے ابلاغ عامہ کے ذرائع یا سوشل میڈیا پر جاری کیے جا رہے پیغامات کے بارے میں آگاہ نہ ہوں تو مساجد ہنگامی اقدامات کا اعلان کرنے میں معاونت فراہم کر سکتی ہیں۔ ہر مسجد، سکول، صحت کے بنیادی مرکز یا ہسپتال کے پاس ایمرجنسی کٹس موجود ہوں جن میں لازمی استعمال کی اشیا جیسا کہ پانی، خراب نہ ہونے والی خوراک، ادویات، فلیش لائٹس جن میں استعمال کے قابل بیٹریز موجود ہوں، اہم دستاویزات اور ایک فرسٹ ایڈ کٹ شامل ہو۔

یہ ضروری ہے کہ کسی بھی کمیونٹی کے ارکان اور اہل خانہ قبل از وقت ابلاغ کا منصوبہ تشکیل دے لیں جو ہنگامی صورت حال میں کام آسکے۔ ان کو سیلاب کا دورانیہ گزارنے کے لیے خشک خوراک ذخیرہ کر لینی چاہئے خاص طور پر جب ان کی تازہ خوراک تک رسائی نہ ہو۔

ہر فرد کو اپنا موبائل فون چارجڈ رکھنا چاہئے اور پاور بیک اپ سورس رکھنے کے بارے میں بھی غور کرنا چاہئے۔ حکام کو سیلولر کمیونیکیشنز فیل ہونے کی صورت میں مقامی ابلاغ کے طریقے استعمال کرنے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔

رہائشیوں کو ریت سے بھرے تھیلے گھروں کے باہر رکھنے کے لیے استعمال کرنے چاہئیں تاکہ پانی کا رُخ موڑا جا سکے۔ دستاویزات، بجلی کے آلات اور دیگر قیمتی اشیا گھر میں ممکنہ طور پر بلند مقام پر منتقل کر دی جانی چاہئیں۔ سیلاب کی صورت میں رہائشیوں کو گیس اور بجلی بند کر دینی چاہئے۔

یہ اہم ہے کہ رہائشی ایسی کسی بھی ہنگامی صورت حال میں ہر کسی کو محفوظ رکھنے کے لیے مل کر کام کریں۔ اگر ممکن ہو تو رضاکارانہ طور پر دوسروں کی مدد کریں۔ ضرورت محسوس ہو تو دوسروں کی مدد حاصل کریں۔ اور آخر میں رہائشیوں کو گھر واپس لوٹنے سے قبل حکام کی جانب سے یہ تسلی کر لینی چاہئے کہ اب ایسا کرنا محفوظ ہے۔ وہ جب واپس لوٹ رہے ہوں تو انہیں ممکنہ طور پر گھر کو پہنچنے والے نقصان اور آلودہ پانی کے بارے میں خبردار رہنا ہوگا۔

10۔ کمیونٹی کی شراکت داری

پاکستان میں سیلاب صرف عمارات کو ہی نقصان پہنچانے کا باعث نہیں بنتے بلکہ یہ متاثرہ آبادیوں کو بہت سے شدید نوعیت کے ذہنی اور نفسیاتی عارضوں میں بھی مبتلا کر دیتے ہیں۔ سیلاب زندگیوں پر منفی طور پر اثرانداز ہوتے ہیں، گھروں کو تباہ کر دیتے ہیں، اور لاچارگی کی صورت حال پیدا کرتے ہیں جو بہت سے نفسیاتی

عارضوں کی وجہ ثابت بنتی ہے۔ مرد وخواتین دونوں ہی شدید نوعیت کا دباؤ، تشویش، ذہنی تناؤ، اور پوسٹ ٹراؤمیٹک سٹریس ڈس آرڈر (پی ٹی ایس ڈی) کا سامنا کرتے ہیں۔ گھروں، گزر بسر کے ذرائع اور بسا اوقات اپنے پیاروں کو کھو دینا ان تکلیفوں کو اور بڑھا دیتا ہے جس سے متاثرہ شہری جذباتی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے کسی بھی مقام کا نہ ہونا جہاں ایک متاثرہ شہری کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کر سکتا ہو تو وہ ایک طویل عرصے کے لیے صحت کے مسائل کا شکار ہو جاتا ہے جس سے ان کی بحالی کا پورا عمل متاثر ہوتا ہے۔ ان حالات پر قابو پانے کے لیے صنفی امتیاز کو پیش نظر رکھے بغیر کونسلنگ کے پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے۔ ایسے پروگراموں کو کچھ اس طرح سے ڈیزائن کیا جانا چاہیئے کہ یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے محفوظ ہوں اور جہاں وہ اپنے تجربات اور جذبات کھل کر بیان کر سکیں اور اس صورت حال سے نکلنے کے لیے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے مقامی کمیونٹیز کی فعال شراکت ضروری ہے۔ مقامی آبادیوں کو سیلاب کے خطرے کو کم کرنے کے پروگراموں میں شامل کرنے سے ایسی صورت حال پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ تاہم، کمیونٹی کو ساتھ ملانے اور ان کو آگاہی دینے کے حوالے سے کمیاں اب بھی موجود ہیں۔ بہت سی کمیونٹیز انخلا کے طریقوں، آفات کے حوالے سے تیار رہنے اور اراضی کے پائیدار استعمال کے حوالے سے آگاہی نہیں رکھتیں۔ کمیونٹی کی تعلیم کے پروگراموں، مقامی قیادت کو آگے لا کر اور مقابلہ کرنے کی ثقافت کو مضبوط بنا کر کمیونٹیز کو اس قابل کیا جا سکتا ہے کہ وہ سیلاب کے دوران فعال انداز میں اپنے تحفظ کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ کمیونٹی کو پیش نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی، آگاہی مہم اور تعلیمی پروگرام افراد کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ سیلاب کے دنوں میں فعال انداز سے اقدامات کر سکیں اور موثر انداز سے اس صورت حال سے پیش آئیں۔ علاوہ ازیں، بلڈنگ کوڈز کو کمیونٹی کی آگاہی کے پروگراموں میں شامل کر کے رہائشیوں کو سیلاب کے خطرات اور تحفظ کے لیے اقدامات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے میں مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

بروقت اور درست معلومات کا حصول سیلاب کے باب میں تیاری کے لیے ناگزیر ہے۔ کمیونٹی کی بنیاد پر ابتدائی وارننگ سسٹمز جن میں آگاہی کے لیے کمپینز بھی شامل ہوں، کے ذریعے افراد کو اس قابل کیا جا سکتا ہے کہ وہ فوری طور پر ردعمل ظاہر کریں اور جب ضروری ہو تو انخلا عمل میں لے آئیں تاکہ جانی نقصان کے علاوہ املاک کو بھی کم سے کم نقصان پہنچے۔ پاکستان کو لازمی طور پر تجدید شدہ وارننگ سسٹمز پر سرمایہ کاری کرنی چاہیئے تاکہ سیلاب سے متعلق بروقت اور درست معلومات فراہم کی جا سکیں۔ خبردار کیے جانے کے لیے ایسے پیغامات لازمی طور پر تکلیف دہ صورت حال کا شکار کمیونٹیز تک پہنچیں جس کے لیے مختلف ذرائع کا استعمال کیا جا سکتا ہے جن میں موبائل فونز اور سائرنز شامل ہیں جب کہ کمیونٹی لیڈرز کے ذریعے بھی پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔

سرکاری حکام کو سیلاب کے حوالے سے موجود خطرات کو اجاگر کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر عوامی آگاہی مہم چلانے کے لیے تیار رہنا چاہیئے، اس کے ساتھ ہی وہ تیاری اور انخلا کے لیے اقدامات کریں۔ پاکستان کے ثقافتی اور لسانی تنوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف زبانوں میں مواد تخلیق کیا جانا چاہیئے۔

پی ڈی ایم اے سیلاب سے متعلق خطرات، انخلا کے طریقہ کار اور دستیاب وسائل کے حوالے سے مختلف چینلوں جن میں ریڈیو، سوشل میڈیا اور کمیونٹی ایونٹس شامل ہیں، بڑے پیمانے پر عوامی آگاہی مہم شروع کر چکی ہے۔ عوامی آگاہی مہم مقامی رہنماؤں، مساجد اور کمیونٹی کی تنظیموں کے تعاون سے چلائی جا سکتی ہے جس کے لیے مقامی طور پر الرٹ سسٹم، موبائل ایپس، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور ویب سائٹس موجود ہوں۔ صحافیوں کو لازمی طور پر موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرات کے بارے میں زیادہ آگاہ ہونا چاہیئے اور ان کو تیار رہنا چاہیئے کہ وہ عوام کو سیلاب کا سامنا کرنے کے حوالے سے آگاہی دیں۔

آئی ڈی پیز (اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے شہری): سیلاب اور جرائم کی صورت حال کو فوری طور پر اے سی (اسسٹنٹ کمشنر)، سی سی سی (کمانڈ، کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر)، سی ای آر سی (سنٹرل ایمرجنسی ریسپانس کمیٹی)، ڈی پی او (ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر)، ڈی آر ایف (ڈیزاسٹر ریسپانس فورس) کی مدد سے فوری بحالی کی سرگرمیوں کی انجام دہی اور طویل المدتی حل کی جانب بڑھنا چاہیئے۔ ہر ایجنسی کے نمائندوں پر مشتمل گروپ بنا کر اور ہنگامی حالات میں ایک سپیشل ڈی پی او تعینات کر کے

جرائم کے تناظر میں بہت سے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ کچھ اقدامات ذیل میں بیان کیے جا رہے ہیں:

کمیونٹی پولیسنگ: کمیونٹی پولیسنگ کو مضبوط بنانے کے لیے منصوبوں پر عملدر آمد کرنے سے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور کمیونٹی کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے، اور ڈی پی اوز کی مدد سے محفوظ ماحول قائم کرنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

قانون پر عملداری کے لیے سرمایہ کاری: قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اہلیت بڑھانے اور سیلاب کے دوران اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ہونے والے جرائم کی بیخ کنی کے لیے ان کی اثر پذیری بڑھانے کے لیے زیادہ فنڈنگ اور وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

سماجی پروگرامز: ایسے سماجی پروگراموں پر عملدر آمد کیا جائے جن کے پیش نظر وہ آبادی ہو جو خطرے کا سامنا کر رہی ہو اور جرم کی وجہ کا کھوج لگایا جائے جیسا کہ غربت، بے روزگاری اور تعلیم کی کمی وغیرہ۔

ہنگامی پناہ گاہیں: بہترین سہولیات سے آراستہ ہنگامی پناہ گاہیں قائم کی جائیں جہاں سیلاب کے دوران نقل مکانی پر مجبور ہونے والے افراد کو مناسب سکیورٹی فراہم کی جائے۔

قانونی فریم ورک: ان قوانین کو مضبوط اور لاگو کیا جائے جو آفات پر قابو پانے سے متعلق ہوں، جرائم کی بیخ کنی کی جائے اور اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے شہریوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

ان حکمت عملیوں کو یکجا کر کے اندرون ملک نقل مکانی کرنے والے افراد کے لیے پاکستان میں سیلاب اور جرائم کے باب میں ایک زیادہ جامع اور موثر حکمت عملی تشکیل دی جا سکتی ہے۔

11۔ فطری حل

غیر منصوبہ بند شہر کاری اور درختوں کی کٹائی کے باعث نہ صرف زمینی کٹاؤ بڑھا ہے بلکہ سیلاب کے اثرات بھی زیادہ شدید ہو گئے ہیں۔ اراضی کے استعمال کے طریقہ کار جیسا کہ شجر کاری کر کے، بارش کا پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے تالاب بنا کر اور منتظم ڈویلپمنٹ کے ذریعے سیلاب کے اثرات کو کم کرنے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ فطری رکاوٹوں کو محفوظ بنا کر جیسا کہ جھیلوں، سیلابی پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے دریاؤں کے ساتھ موجود تالاب اور دریاؤں کے ساتھ پشتوں کو محفوظ بنا کر بڑے پیمانے پر سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ پانی کے ذخائر اور ڈیمز کی تعمیر سے تزویراتی طور پر پانی کے بہاؤ کو منظم کرنے میں مدد حاصل ہوتی ہے، شدید بارشوں میں اضافی پانی ذخیرہ ہو جاتا ہے اور خشک موسموں میں اسے بتدریج جاری کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ کار سیلاب پر قابو پانے اور پانی کے وسائل کو محفوظ بنانے کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پانی کے ذخائر کے قریب درخت لگانے اور سبزیاں اُگانے سے یہ ہوگا کہ یہ بارش کا اضافی پانی جذب کر لیں گی اور زمینی کٹاؤ کو بھی روکیں گی اور پانی کے بہاؤ کو منتظم کرنے میں بھی مدد حاصل ہوگی۔ پاکستان نے ماحولیاتی تباہ کاری اور کلائمیٹ چینج کا مقابلہ کرنے کے لیے حالیہ چند برسوں میں شجر کاری کے کئی منصوبے شروع کیے ہیں۔ ان کوششوں میں وفاقی حکومت کا منصوبہ ٹین بلین ٹری سونامی شامل ہے جس کا مقصد پانچ برسوں کے عرصے میں ملک بھر میں دس ارب درخت لگانا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں بھی شجر کاری کی گئی ہے۔ شجر کاری صرف کاربن کو جذب کر کے کلائمیٹ چینج کا راستہ ہی نہیں روکتی اور نہ ہی صرف ہوا کو ٹھنڈا کرتی ہے بلکہ یہ زمینی کٹاؤ کو بھی روکتی ہے اور زمین کو اس قابل بناتی ہے جس میں سیلاب کا پانی جذب ہو سکتا ہے۔ صحت مند ماحولیاتی نظام پورے قدرتی منظر کو محفوظ رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

بارش کے پانی کو محفوظ بنانے کے تالاب سیلاب کے دنوں میں پانی کو جذب کرنے کے علاوہ سیلاب کے خلاف قدرتی ڈھال کا کام بھی دیتے ہیں۔ یہ حیاتیاتی تنوع پیدا کرتے ہیں اور پانی کی صفائی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

اربن پلاننگ میں سبزہ اُگانے اور پانی جذب کرنے کی جگہیں مخصوص کرنے سے پانی کو فطری طور پر محفوظ کرنے کا موقع ملتا ہے جس سے سیلاب کا خطرہ کم ہوتا ہے اور جگہ کی کمی بھی رکاوٹ پیدا نہیں کرتی۔ چھتوں پر سبزہ اگانے، گرین گارڈنز اور پانی کو جذب کرنے کے قابل راستے ماحول دوست انفراسٹرکچر کی مثالیں ہیں۔

کمیونٹیز کی فعال شراکت سیلاب کے خطرے کو کم کرنے کے تناظر میں فیصلہ کن ہے۔ کمیونٹی کی آگاہی کے پروگراموں میں انخلا کے طریقہ کار، آفات کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے اور پائیدار طریقوں کو فروغ دینے پر توجہ دی جانی چاہئے۔ مقامی رہنما ایک بار تربیت مل جانے کے بعد اپنی آبادیوں میں معلومات کو پھیلانے، تربیت کرنے اور مقابلہ کرنے کی ثقافت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پنجاب میں پبلک ایجوکیشن نے اس وقت نمایاں نتائج حاصل کیے جب ڈینگی بخار سے متعلق آگاہی اور اس کی تخفیف کی تعلیم کو نصابی کتابوں میں شامل کیا گیا، جس سے آبادی کے ایک بڑے حصے کو آگاہی حاصل ہوئی۔ نصاب میں نوجوانوں کے لیے اسی قسم کے مضامین شامل کیے جانے چاہئیں جن سے وہ اپنے سکولوں اور کمیونٹیز میں رہنما کے طور پر ابھریں، جن میں سیلاب سے قبل کے اقدامات ہوں جو بزرگوں کے لیے ہیں جیسا کہ ٹارچز اور بیٹریز رکھنا، خشک میوہ جات رکھنا اور صفائی ستھرائی کا سامان رکھنا وغیرہ۔

پاکستان کے زراعت پر انحصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے موسمیاتی تبدیلیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی جانے والی کاشت کاری سیلاب کے خطرات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ پانی کو منتظم کرنے کے نظام کے لیے اقدامات کیے جائیں، خشک سالی کا شکار نہ ہونے والی فصلیں اُگائی جائیں اور کاشت کاری کی پائیدار تکنیکوں پر عمل کیا جائے جس سے سیلاب کے زرعی شعبہ پر اثرات کو کم کرنے میں مدد اور آبادی کے لیے فوڈ سکیورٹی کی یقین دہانی حاصل کی جا سکتی ہے۔

12۔ انفراسٹرکچر

پانی کے زیر زمین ذخائر سیلاب کے دنوں میں اضافی پانی کو محفوظ بنا سکتے ہیں، جس سے کمیونٹیز اور انفراسٹرکچر پر سیلاب کے پانی کے اثرات کم ہوں گے۔ یہ ذخائر زیر زمین پانی کے ذخائر کو بڑھانے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں جس سے زیر زمین پانی کی سطح برقرار رہتی ہے اور خشک موسموں میں پانی کا ایک پائیدار ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے۔ زیر زمین پانی کو ذخیرہ کرنے سے پانی بخارات بن کر نہیں اُڑتا اور یوں یہ محفوظ رہتا ہے جو بارانی اور نیم بارانی موسم میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے جیسا کہ پاکستان کا ہے۔ یہ ذخائر چوں کہ زیر زمین ہوں گے تو ان کے لیے زمین کے اوپر جگہ درکار نہیں ہوگی جس کے باعث یہ زمین دیگر مقاصد کے لیے استعمال میں لائی جا سکتی ہے جیسا کہ زرعی یا تعمیراتی مقاصد کے لیے ان کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں، زیر زمین ذخیرہ کیا گیا پانی فلٹر کر کے صاف کیا جا سکتا ہے اور اس کا معیار بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

بارش یا سیلاب کے اضافی پانی کو جمع کرنے کے لیے تالاب بنائے جا سکتے ہیں اور یوں سیلاب کے خطرے اور شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ان تالابوں میں محفوظ کیا گیا پانی بعد ازاں دریاؤں میں چھوڑا جا سکتا ہے یا پھر یہ آب پاشی کے مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتا ہے، یوں پانی کے بہاؤ کو منتظم کرنے میں مدد حاصل ہوگی اور دریاؤں میں سیلاب کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

بارش کے پانی کو شہروں میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے شہری نکاسی کے نظام کو بہتر بنانے اور اس کا دائرہ کار بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ایک بہتر انداز میں بنایا گیا نکاسی کا نظام شہری سیلاب کے خطرے کو روکتا ہے اور بارش کے پانی کو آبادی سے دور لے جاتا ہے۔

13۔ شہری منصوبہ بندی اور پبلک پالیسی

شہری منصوبہ بندی میں بنیادی نوعیت کی تبدیلی کی ضرورت ہے جس میں ماحولیاتی ترجیحات کو شامل کیا جائے۔

محفوظ تعمیرات اور تجدید نو کی تکنیکوں کو اختیار کیا جانا چاہیے۔ ایسی پالیسیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جیسا کہ عمارت کی بنیادوں کو بلند کیا جائے تاکہ سیلابی پانی کو رہائشی عمارتوں میں داخل ہونے سے روکا جا سکے، وہ مواد استعمال کیا جائے جو پانی سے متاثر نہ ہو جیسا کہ اس لکڑی کا استعمال کیا جائے جو پانی سے متاثر نہ ہو، کنکریٹ اور وہ دھاتیں استعمال کی جائیں جن پر زنگ نہ لگ سکے جن سے طویل المدتی طور پر نقصان سے بچا جا سکتا ہے، پانی کو جذب کرنے والی سطحیں استعمال کرتے ہوئے ایسی لینڈ اسکیپنگ کی جائے جو سیلاب کا راستہ روک سکے اور نکاسی کے موثر نظام کو استعمال میں لایا جائے تاکہ بارش کے پانی کو منتظم کیا جا سکے اور ماحول دوست انفراسٹرکچر کو فروغ دیا جائے جیسا کہ رین گارڈنز تاکہ یہ پانی کو جذب کر سکیں اور زیادہ پانی کا رُخ اس جانب موڑا جا سکے، اور فلوٹنگ آرکیٹیکچر جیسی ٹیکنالوجیز کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے جس سے ایسے ڈھانچے تعمیر کرنے میں مدد مل سکتی ہے جو سیلابی پانی سے بلند ہوں، اور یوں پانی کی تبدیل ہوتی ہوئی سطحوں کو متحرک ردعمل فراہم کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کو لازمی طور پر محفوظ عمارتوں کی تکنیکوں اور قوانین پر عمل کرنا چاہیئے جو سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ مربوط اور متنوع ڈیزائنز، ماحول کا سامنا کرنے کے قابل ساز و سامان اور مضبوط قوانین بنائے جائیں، یوں ملک نہ صرف تعمیرات کے باب میں ترقی کر سکتا ہے بلکہ سیلاب کا مقابلہ بھی بہتر طور پر کر سکتا ہے اور ایک پائیدار، آفات کا مقابلہ کرنے کے قابل کمیونٹیز میں بھی اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ جیسا کہ سیلاب ایک تسلسل کے ساتھ آ رہے ہیں اور ان کی شدت بھی بڑھ رہی ہے، تعمیرات کے تحفظ کے لیے ایک متحرک اور شراکتی حکمت عملی قوم کی بہتری اور تحفظ کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

اس باب میں پالیسی سازوں کو بلڈنگ کوڈز کا ازسرنو جائزہ لینا چاہیئے تاکہ کمیونٹیز سیلاب کا مقابلہ کر سکیں۔ اراضی کے استعمال کی منصوبہ بندی کو اختیار کرنا سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اہم ہے۔ حلقہ بندی کے حوالے سے قوانین، زمین کے استعمال کے حوالے سے نقشہ سازی، اور ڈویلپمنٹ کے لیے ہدایات شہری آبادکاری کو خطرات کا شکار علاقوں سے دور رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان قوانین میں وہ ریگولیشنز بھی شامل ہوں جو سیلاب کے زیادہ خطرے کی زد میں علاقوں سے متعلق ہوں اور ان علاقوں میں سختی کے ساتھ تعمیرات کو قوانین کا پابند بنایا جائے۔ بلندی کے معیارات کا تعمیر کے دوران کم از کم معیار متعین کیا جائے۔

سیلاب کے خطرات کو کم کرنے کے حوالے سے ایک اہم نکتہ ایسی تعمیرات کرنا ہے جو اس کا مقابلہ کر سکیں۔ پاکستان کو تعمیرات کے شعبہ میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے اور مضبوط پشتے بنائے جائیں، نکاسی کا بہتر نظام بنایا جائے اور سیلاب کا مقابلہ کرنے کے قابل عمارات بنائی جائیں۔

آخر میں پانی کے ذخائر کو منتظم کرنے کے مربوط نظام (آئی ڈبلیو آر ایم) کے اصول کی مدد سے پانی کو منظم کرنے کی ایک مربوط اور پائیدار حکمت عملی بنائی جائے۔ زراعت، صنعت اور گھریلو استعمال کنندگان کی ضرورتوں میں ماحولیاتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے توازن سے سیلاب کے اثرات اور خطرے کو کم کرنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

14۔سرچ وریسکیو

(ریسکیو، ریلیف، بحالی اورازسرنوتعمیر)

ریسکیو ٹیموں کی سیلاب میں پھنسے لوگوں کی نشاندہی اور طے کردہ محفوظ مقامات پر منتقلی کے لیے فوری تعیناتی کے لیے کشتیوں، ہیلی کاپٹرز اور دیگر جدید آلات کی ضرورت ہے۔ کمیونیکیشن کے لیے واضح ٹولز تشکیل دیے جانے چاہئیں جس کے ساتھ ہی جدید ترین آلات سے آراستہ ہنگامی کمیونیکیشن سنٹرز قائم کیے جائیں جو معلومات کی فراہمی اور امدادی کوششوں کے درمیان رابطے کے لیے مرکز کا کردار ادا کریں اور اس کے ساتھ ہی غیر ضروری اقدامات اور کمیونیکیشن میں پیدا ہونے والے خلل کو کم کیا جائے۔

تعمیراتی قوانین میں ترامیم کی جائیں تا کہ ہنگامی انخلا کے راستے بنائے جائیں اور عمارات میں ہی ایسے مقامات قائم کرنے کی تجویز دی جاتی ہے جو سیلاب میں محفوظ ہوں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسی بھی عمارت سے انخلا کے دو راستے ہونے چاہئیں۔ ان میں اول تو سیلاب سے متاثرہ نظام کی تنصیب لازمی ہو اور کثیر المنزلہ عمارتوں میں ہنگامی ساز وسامان کی فراہمی بھی ازبس ضروری ہے۔

فوری نوعیت کی دیگر ضرورتوں میں خاندانوں اور افراد کے لیے عارضی پناہ گاہیں شامل ہیں، ضروری اشیا جیسا کہ خوراک، پانی اور صفائی کی کٹس وغیرہ تقسیم کی جائیں، زخمیوں، پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور دیگر صحت کے مسائل کے لیے طبی امداد فراہم کی جائے، وہ لوگ جو سیلاب کے باعث نفسیاتی مشکلات سے گزر رہے ہوں تو انہیں کونسلنگ اور ذہنی صحت کے لیے مدد فراہم کی جانی چاہیے۔ پٹواری متاثرہ اور تباہ ہونے والے گھروں کا جائزہ لیں تا کہ غیر معتصبانہ اندازہ مرتب کیا جا سکے اور بحالی کی ناگزیر سرگرمیوں کے لیے دستاویزی کارروائی کی جائے جب کہ گھروں کی ازسرنوتعمیر کے لیے تعمیراتی ساز وسامان اور مدد فراہم کی جائے، ان لوگوں کو تربیت فراہم کی جائے جو ان لوگوں کی مدد کریں جن کی گزربسر سیلاب سے متاثر ہوئی ہو جن میں زراعت اور چھوٹے کاروبار بھی شامل ہیں، مختلف سطحوں پر سرکاری حکام متاثرہ افراد اور کمیونیٹیز کو شفاف اور بروقت مدد کی فراہمی کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

پاکستان میں سیلاب سے پیش آنے کے باب میں ایک بنیادی چیلنج ابتدائی وارننگ سسٹم کا ناقص ہونا ہے۔ بروقت اور درست معلومات کی فراہمی آفات سے پیش آنے میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ تاہم، موجودہ نظام اکثر مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ محدود علاقوں تک رسائی، پرانی ٹیکنالوجی، اور کمیونٹی کا مناسب طور پر آگاہ نہ ہونا پہلے سے ہی خطرات کی زد پر زندگی بسر کر رہی عوام کو خطرے سے خبردار کرنے میں تاخیر کا باعث بنتا ہے۔

پاکستان کا انفراسٹرکچر اس قابل نہیں ہے کہ وہ سیلابی آفات کی شدت کا مقابلہ کر سکے۔ نکاسی کا نامناسب نظام، غلط طور پر تعمیر کیے گئے پشتے، اور دریاؤں میں تجاوزات سیلابی آفات کے اثرات کو بڑھانے کی وجہ بنتی ہے۔ اس وقت ایک جامع انفراسٹرکچر تعمیر کرنے کی ضرورت ہے جس میں مضبوط پشتوں کی تعمیر اور نکاسی کا بہتر نظام شامل ہو جو سیلاب سے ہونے والے نقصان کو کم کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔

سیلاب کے بعد بحالی کے لیے وسائل پر بہت زیادہ دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ نقل مکانی کی سطح، گھروں کو ہونے والا نقصان اور گزر بسر کے ذرائع کو پہنچنے والا نقصان بحالی کے موجودہ میکانزم کی اہلیت سے بڑھ جاتا ہے۔ مناسب امداد اور حکومتی اداروں، غیر حکومتی اداروں اور عالمی شراکت داروں کے درمیان موثر رابطے بحالی کی فوری اور موثر کوششوں کو یقینی بنانے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بحالی کی طویل المدتی حکمت عملیوں میں سرمایہ کاری متاثرہ کمیونٹیز کی بحالی اور ان کو از سر نو ان کے پیروں پر کھڑا کرنے کے تناظر میں اہم ہے۔

15۔ مانیٹرنگ اینڈ ایویلیویشن

وسائل کو مختص کرنا

سیلاب کے بعد ریلیف اور بحالی کی سرگرمیوں کے باعث وسائل پر غیر معمولی بوجھ پڑتا ہے۔ لوگوں کی بڑے پیمانے پر نقل مکانی، گھروں کو ہونے والے نقصان اور گزر بسر کے ذرائع کو پہنچنے والا نقصان ریلیف کے موجودہ میکانزم سے بڑھ جاتا ہے۔ مناسب فنڈنگ اور حکومتی اور غیر حکومتی اداروں اور عالمی شراکت داروں کے درمیان موزوں رابطے فوری اور موثر ریلیف کی کوششوں کے تناظر میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بحالی کی طویل المدتی حکمت عملیوں میں سرمایہ کاری متاثرہ کمیونٹیز کے لیے ناگزیر ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کو بحال کر سکیں اور دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکیں۔

ویب سائٹ یا قابل رسائی ڈیٹا تک رسائی جس میں سرکاری و غیر سرکاری سامان کے بارے میں واضح طور پر معلومات درج ہوں جب کہ کمیونٹیز کی ضروریات کا بھی ذکر ہو تو اس سے ملک بھر میں اور عالمی سطح پر تعاون کی کوششوں میں مدد حاصل ہو گی۔

1۔ اعشاریے: ماحولیاتی نظام، صحت اور حیاتیاتی تنوع میں تبدیلی۔

پیمائش: ماحولیاتی نظام اور حیاتیاتی تنوع میں سیلاب کی تباہ خیزیوں اور ان سے پیش آنے کے لیے اقدامات کی پیمائش کی جائے۔

اعشاریے: سیلاب سے متاثرہ افراد کی انشورنش بڑھائی جائے۔

پیمائش: آگاہی مہم یا پالیسیوں میں تبدیلی سے پہلے اور بعد میں سیلاب سے متاثرہ افراد اور کاروباری سرگرمیوں کا ریکارڈ رکھا جائے۔

کمیونٹی کے انخلا کے منصوبے: اعشاریے: اس آبادی کی اوسط جس کی انخلا کے منصوبوں اور آگاہی تک رسائی ہو۔

پیمائش: انخلا کے منصوبوں میں بہتری اور کمیونیکیشن کے عمل کا جائزہ لینے کے علاوہ ان منصوبوں کے حوالے سے کمیونٹی کے فہم کا جائزہ بھی لیا جائے۔

سماجی تکلیف دہ صورت حال میں تخفیف: اعشاریے: سماجی تکلیف دہ صورت حال میں تبدیلی کے اشارے پیمائش: مختلف آبادیاتی گروہوں میں سیلاب کا مقابلہ

کرنے سے پہلے اور بعد میں مداخلتوں سے سماجی تکلیف دہ صورت حال میں تبدیلی کے اشاروں سے ان کا جائزہ لینا۔

بعد از سیلاب بحالی: اعشاریے: سیلاب آنے کے بعد کمیونٹیز کی بحالی میں وقت لگنا۔ اہلیت: بحالی کی کوششوں کی رفتار اور ان کے موثر ہونے اور سیلاب کے اثرات سے پیش آنے میں کمیونٹیز کی صلاحیتوں کا جائزہ لینا۔ یہ اعشاریے سیلاب سے پیش آنے کے تناظر میں اختیار کیے جانے چاہیئے۔ مستقل بنیادوں پر ان اعشاریوں کو استعمال کرتے ہوئے نگرانی اور جائزہ لینے کی کوششوں کے موثر ہونے کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کی جائیں اور یہ مستقل بنیادوں پر بہتری میں معاون ثابت ہوں۔

2۔ نقطہ آغاز مقرر کیا جائے: منصوبے پر عملدر آمد کرنے سے قبل ہر اعشاریے سے متعلق بنیادی معلومات جمع کر لی جائیں۔ یہ ایک ایسا حوالہ جاتی نقطہ آغاز فراہم کرتا ہے جس کے تحت ترقی کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ (یہ اعداد و شمار آبادیوں یا علاقوں کی بنیاد پر ہو سکتے ہیں۔)

3۔ نگرانی کے نظام کو لاگو کرنا: شناخت کردہ انڈیکیٹرز سے متعلق مستقل بنیادوں پر اعداد و شمار جمع اور ریکارڈ کرنے کے لیے مانیٹرنگ کا نظام وضع کرنا۔ اعداد و شمار کو جمع کرنے اور طریقہ کار کی وضاحت کرنا۔ اس میں سروے، فیلڈ کے جائزے، ریموٹ سینسنگ اور دیگر متعلقہ تکنیکیں شامل ہو سکتی ہیں۔

4۔ ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا: ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا جیسا کہ ریموٹ سینسنگ، جیوگرافک انفارمیشن سسٹم (جی آئی ایس) اور اعداد و شمار کا تجزیہ تاکہ نگرانی کی صلاحیتوں کو بڑھایا جا سکے اور بروقت اعداد و شمار حاصل کیے جا سکیں۔ یہ طریقہ کار حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کی جانب سے استعمال کیا جا سکتا ہے اور سرکاری و نجی شراکت داری کے تحت تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

5۔ جواب دہی کا ڈھانچہ تشکیل دینا: جواب دہی کا مربوط ڈھانچہ موجود ہو جس میں یہ معلومات موجود ہوں کہ معلومات کو جمع کرنے، ان کا تجزیہ کرنے اور اعداد و شمار کو رپورٹ کرنے کا ذمہ دار کون ہے۔ رپورٹنگ کی ٹائم لائن کی وضاحت کے لیے مستقل بنیادوں پر اپڈیٹ کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ جواب دہی کے لیے حدود اور ڈیڈ لائن کو واضح کرنا اہم ہے۔

6۔ تربیت اور اہلیت میں اضافہ: یہ یقین دہانی کی جائے کہ نگرانی اور جائزے کے لیے موجود عملہ اور سٹیک ہولڈرز مناسب طور پر تربیت یافتہ ہوں۔ اس میں انڈیکیٹرز، ڈیٹا جمع کرنے کے طریقوں اور رپورٹنگ پروٹوکولز کے بارے میں معلوم ہونا شامل ہے۔ نگرانی کرنے والی ٹیموں کو تشکیل دیے جانے کی ضرورت ہے۔

7۔ ردعمل جاننے کا طریقہ کار: ردعمل جاننے کا عمل بروقت تبدیلیاں کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو بنیادی ضروریات کے لیے ناگزیر ہوتی ہیں جنہیں ہر قدم پر شامل کیا جانا چاہیئے۔ اس میں مستقل بنیادوں پر اجلاس، سروے اور سٹیک ہولڈرز سے ان کی رائے جاننے کے دیگر طریقے شامل ہیں۔ کیے گئے کام کے حوالے سے سپروائزی اجلاس اور جائزے ناگزیر ہیں۔ پنجاب، پاکستان میں سیلاب کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنا -8 ہر کچھ عرصے بعد جائزہ لیا جائے: سیلاب کا مقابلہ کرنے کے کام سے پیش آنے کے لیے ایک مخصوص مدت کے بعد جائزے اور تشکیل دیے گئے اعشاریوں پر پیش رفت کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ یہ جائزہ سالانہ بنیادوں پر یا ایک مخصوص عرصے کے بعد لیا جا سکتا ہے۔

9۔ سیکھے گئے اسباق کو دستاویزی شکل دینا: ہر حکومتی محکمے کو نگرانی اور تجزیے کے عمل کے دوران سیکھے گئے اسباق کو دستاویزی شکل دینی چاہیئے۔ یہ دستاویز سیلاب سے پیش آنے کے لیے مستقبل کی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے اور علم کو وسعت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

10۔ اختیار کرنا اور بہتری لانا: ایم اینڈ ای کے نتائج کو اختیار کرنے کے لیے استعمال کریں اور سیلاب سے پیش آنے کے منصوبے کو بہتر بنائیں۔ کچھ حکمت عملیاں اگر متوقع نتائج نہیں دے رہیں تو ان کو نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے تبدیل کرنے پر غور کریں۔ محکمہ جاتی سطح پر تصدیق کرتے ہوئے تبدیلی لائی جائے۔

11۔ ابلاغ اور شفافیت: ایم اینڈ ای کے نتائج کا شفاف طریقے سے سٹیک ہولڈرز کو ابلاغ کریں۔ اس سے احتساب بڑھتا ہے اور پیش آنے کی منصوبہ بندی کے

عمل میں اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ان اقدامات کو سیلاب سے پیش آنے کے اپنے منصوبے میں شامل کر کے آپ نگرانی اور تجزیے کا ایک موثر فریم ورک تشکیل دے سکتے ہیں جو کامیابی اور آپ کی کوششوں میں اہم کردار ادا کرے گا۔

16۔ وسائل

سیلاب کے نتیجے میں امداد اور بحالی کے وسائل پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔نقل مکانی کا پیمانہ، گھروں کو پہنچنے والے نقصان، اور ذریعہ معاش کا نقصان موجودہ امدادی میکانزم کی صلاحیت پر حاوی ہے۔فوری اور موثر امدادی کوششوں کو یقینی بنانے کے لیے حکومتی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان مناسب فنڈنگ اور موثر ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔مزید برآں، طویل مدتی بحالی کی حکمت عملیوں میں سرمایہ کاری متاثرہ کمیونٹیز کے لیے اپنی زندگیوں کی بحالی اور تعمیر نو کے لیے بہت ضروری ہے۔ایک ویب سائٹ یا قابل رسائی ڈیٹا کی تخلیق جہاں پبلک پرائیویٹ انوینٹری کے ساتھ مختلف کمیونٹیز کی ضروریات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہو، ملک گیر اور بین الاقوامی امدادی کوششوں میں مدد کرے گا۔

17۔ حاصل مطالعہ

پاکستان نے اگرچہ سیلاب سے پیش آنے کے لیے بہت سی تیاریاں کی ہیں تاہم ملک اب بھی بڑی سیلابی آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے مناسب طور پر تیار نہیں ہے۔ پالیسی سازوں کو غیر سرکاری تنظیموں، کمیونٹی اور مذہبی رہنماؤں کے ساتھ مل کر سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لیے ملک کی اہلیت بڑھانے کی ضرورت ہے۔موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ یہ تیاریاں ہنگامی بنیادوں پر کی جانی چاہئیں۔

18۔ کلیدی تجاویز

1۔ پاکستان لازمی طور پر فیصلہ کن سیاسی اور کمیونٹی کے نمائندوں کو سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لیے منصوبے پر کام کرنے اور تباہ کن سیلاب کی وجوہات اور اثرات کو کم کرنے کے لیے پالیسیوں کی تشکیل کے لیے ابھارے۔

2۔ سیلاب کو منتظم کرنے کے حوالے سے ایک جامع قومی پالیسی، جس میں ماہرین، سائنس دانوں اور مقامی کمیونٹیز کی آرا لی گئی ہو، بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ کلائمیٹ چینج کے حوالے سے مستقبل بنیادوں پر جائزے اور معلومات پاکستان کی سیلاب سے پیش آنے کے تناظر میں مددگار ثابت ہوں گی۔

3۔ سرچ اور ریسکیو کے لیے ایک واضح منصوبہ جس کے ساتھ ہی انخلا اور محفوظ مقامات بنانے کی اہمیت غیر معمولی ہے۔

4۔ سیلاب آنے کی صورت میں پاکستان کو لازمی طور پر حکومت، غیر سرکاری تنظیموں، میڈیا اور عالمی شراکت داروں کے درمیان رابطے بہتر بنانے چاہئیں۔

5۔ پاکستان لازمی طور پر کلائمیٹ چینج کے فطری حل کی تلاش کرے جن میں درخت اُگانے، زمینی کٹاؤ کو کم کرنے، تالابوں کو برقرار رکھنے، سبز مقامات کو استعمال کرنے اور شہری علاقوں میں پانی جذب کرنے والے مواد کے استعمال کے ساتھ ہی اراضی استعمال کرنے کی دیگر پائیدار پالیسیوں پر عملدرآمد کیا جائے۔

6۔ سیلاب کا مقابلہ کرنے بشمول پیش گوئی کرنے کے بہتر ماڈلز کے لیے تحقیق اور ٹیکنالوجی اور احتراعات میں سرمایہ کاری اور ان کی تیاری، سیلاب کا مقابلہ کرنے کے قابل عماراتی ساز و سامان اور پانی کو منتظم کرنے کے لیے پائیدار پالیسیوں کی ضرورت ہے۔

7۔ حکومت لازمی طور پر اپنے ابتدائی وارننگ سسٹمز کو بہتر بنائے اور اس کے دائرہ کار کو وسعت دے، جس میں بروقت ڈیٹا کے حصول اور ان کو آگے پھیلانے کے لیے جدید ٹیکنالوجیز کو بروئے کار لایا جائے۔ ایک جدید نوعیت کے ابتدائی وارننگ سسٹم پر عملدرآمد بروقت سراغ لگانے اور ممکنہ سیلاب کے حوالے سے ناگزیر ہے۔ دیگر جدید ٹیکنالوجیز جیسا کہ سیٹلائٹ امیجری، موسم کے حوالے سے پیش گوئی، ہائیڈرولوجیکل ماڈلنگ اور جی آئی ایس ٹیکنالوجیز سے بھی ان کی درستی اور ابتدائی وارننگز کے نظام کی اثر پذیری بڑھ سکتی ہے۔

8۔ انفراسٹرکچر کی تعمیر کے دوران کچھ امور پر خاص توجہ دی جائے جن میں ڈیموں، لیویز اور پشتوں کی تعمیر شامل ہے تاکہ سیلاب کے اثرات اور پانی کے بہاؤ کو منتظم کیا جا سکے۔

9۔ اراضی کے استعمال کی پالیسی اور تعمیراتی قوانین پر لازمی طور پر توجہ دی جائے اور سیلاب سے متاثر ہونے کے خطرات کی زد میں موجود علاقوں میں تعمیراتی سرگرمیوں کے حوالے سے قانون پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

10۔ ملک کو ایک مضبوط اور پائیدار انفراسٹرکچر اور کمیونیکیشن کے طریقہ کار کی ضرورت ہے۔

11۔ جب بھی حالات اجازت دیں تو کمیونٹیز لازمی طور پر آبادی کے انخلا کے منصوبے بنائیں جیسا کہ انخلا کے لیے قبل از وقت منصوبہ بندی کر لی جائے اور اس بارے میں رہائشیوں کو آگاہی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں، وہ مقامات جو محفوظ پناہ گاہیں بن سکیں، ان کی قبل از وقت نشان دہی کر لی جانی چاہیے۔

12۔ مناسب صحت کی سہولیات جن میں ذہنی صحت کا خیال رکھنا اور بیماریوں سے بچاؤ بھی شامل ہے، کے لیے منصوبے بنائے جانے چاہئیں۔

13۔ ڈیزاسٹر کو منتظم کرنے کی منصوبہ بندی میں کمیونٹی کی زیادہ شراکت داری ضروری ہے۔

14۔ یہ یقین دہانی کی جانی چاہیے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تعلیمی پروگرام جاری رہیں۔

15۔ میڈیا کے نمائندوں کی اہلیت میں اضافے سے سیلاب کا مقابلہ کرنے میں مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

16۔ پاکستان کو سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ موزوں تعمیرات کی ضرورت ہے اور سیلاب کی صورت میں متاثر ہونے والی تعمیرات کی فوری بحالی اور از سرِ نو تعمیر کے لیے منصوبے بنائے جانے چاہئیں جن میں سڑکوں اور پلوں کو خاص اہمیت حاصل ہو۔

17۔ امدادی اور عالمی شراکت داروں کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کیے جائیں۔

18۔ وہ لوگ جن کی گزر بسر کا دارومدار زراعت پر ہے، وہ صوبے کی مالی امداد فراہم کرنے کی صلاحیت پر انحصار کریں گے جس میں مائیکرو فنانشل گرانٹس اور مہارتیں سکھانے کے لیے مدد فراہم کرنا شامل ہے۔

19۔ وہ آبادی جو بالخصوص سیلاب سے متاثر ہونے کے خطرات سے دوچار ہو، کو خوراک کے حصول کے لیے مدد کی ضرورت ہوگی، ان کو صحت کی سہولتوں تک رسائی اور رقوم کی منتقلی کی ضرورت ہوگی۔ اسی طرح کاروباری سرگرمیوں کو معاشی مدد کی ضرورت ہوگی۔

ورکشاپ میں گروپ ورک

گروپوں کی تشکیل اور ان کو اسائنمنٹس کا دیا جانا

گروپ ایپل	**گروپ اورنج**
سیلاب، خامیاں اور چیلنجز	سیلاب کی شدت کو کس طرح کم کیا جائے
ثمینہ شاہین	جمعہ خان
ماہی خان	محمد عبدالمعید
نصیر انور	چوہدری شاہد سلیم
انیلہ اشرف	آصف عزیز
ارم فاطمہ	شیر علی خلطی
دعا مرزا	محمد عاقب

سیلاب: خامیاں اور مشکلات

پیش کار:

نصیر انور، ثمینہ شاہین

یہ پریزنٹیشن پاکستان میں سیلاب کا مقابلہ کرنے کے تناظر میں موجود خامیوں اور مشکلات کی نشاندہی کرتی ہے، اور اس نوعیت کی قدرتی آفات کے تباہ کن اثرات کو کم کرنے کے لیے موجود پیچیدگیوں کو نمایاں کرتی ہے۔

ابتدائی وارننگ سسٹمز میں خامیاں: پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے پیش آنے کے تناظر میں ابتدائی چیلنجز میں سے ایک ناموزوں ابتدائی وارننگ سسٹمز کا ہونا ہے۔ بروقت اور درست معلومات کی فراہمی آفات سے موثر طور پر پیش آنے کے تناظر میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے، اس کے باوجود موجودہ نظام بسا اوقات ضرورت پر پورا نہیں اترتا۔ محدود رسائی، پرانی ہو چکی ٹیکنالوجی اور کمیونٹی کی ناموزوں آگاہی مشکلات کا شکار آبادیوں کو الرٹ جاری کرنے میں تاخیر کا باعث بنتی ہیں۔

انفراسٹرکچر کے تناظر میں کمیاں: پاکستان کا انفراسٹرکچر اس قابل نہیں ہے کہ وہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی شدت کو کم کر سکے۔ نکاسی کا نامناسب نظام، پشتوں کی تعمیر میں موجود خامیاں اور یوں سیلاب کے اثرات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ انفراسٹرکچر کی جامع ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے جس میں مضبوط پشتوں کی تعمیر اور نکاسی کے نظام کو بہتر کیا

جائے جو سیلاب سے ہونے والی تباہ کاری کو کم کرنے کے باب میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

ریلیف اور بحالی کے لیے محدود وسائل: سیلاب کے بعد ریلیف اور بحالی کی سرگرمیوں کے لیے وسائل پر دباؤ غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے۔نقل مکانی کی سطح، گھروں اور گزر بسر کو پہنچنے والا نقصان بحالی کے موجودہ میکانزم کی اہلیت سے زیادہ ہوتا ہے۔ مناسب فنڈنگ اور حکومتی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں، اور عالمی شراکت داروں کے درمیان رابطے بحالی کی فوری اور موثر کوششوں کے تناظر میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔علاوہ ازیں، بحالی کی طویل المدتی پالیسیوں میں سرمایہ کاری متاثرہ کمیونٹیز کی بحالی اور ان کو دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا کرنے میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

کلائمیٹ چینج اور موسم کے غیر یقینی نمونے: کلائمیٹ چینج پاکستان میں سیلاب کو منتظم کرنے میں پیچیدگیوں کی ایک اور لہر کا اضافہ کرتی ہے۔غیر متوقع موسمی نمونے، بارشوں کی تبدیل ہوتی شدت، اور گلیشیرز کا پگھلنا سیلاب کے ایک تسلسل کے ساتھ آنے اور ان کی شدت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔مختلف حکمت عملیوں کی تشکیل، موسموں کی شدت کا سامنا کرنے کے قابل انفراسٹرکچر کی تعمیر اور اراضی کا پائیدار استعمال کلائمیٹ چینج کی وجہ سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے پیش آنے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کمیونٹی کی شراکت اور تعلیم: سیلاب سے پیش آنے کے تناظر میں موثر مینجمنٹ کے لیے مقامی کمیونٹیز کی اس پورے عمل میں فعال شراکت کی ضرورت ہے۔تاہم، کمیونٹی کی شراکت اور تعلیم میں خامیاں موجود ہیں۔ بہت سی کمیونٹیز انخلا کے طریقہ کار، تباہ کاریوں سے پیش آنے کے تناظر میں تیاریوں اور اراضی کے پائیدار استعمال کی حکمت عملیوں سے متعلق علم نہیں رکھتیں۔کمیونٹی کے تعلیمی پروگراموں میں سرمایہ کاری، مقامی قیادت کو آگے بڑھانا، اور مقابلہ کرنے کی ثقافت کو فروغ دینے سے کمیونٹیز کو اس قابل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ سیلاب کے دوران اپنے تحفظ کے لیے فعال انداز میں کردار ادا کرسکیں۔

سیلاب کی شدت کو کس طرح کم کیا جائے؟

یہ پریزنٹیشن بھی اس سے قبل پیش کی گئی پریزنٹیشن سے مماثلت رکھتی ہے لیکن شرکا نے کچھ منفرد دلائل پیش کیے ہیں۔ پاکستان میں سیلاب بار ہا پیش آنے والے خطرہ بن چکا ہے، جس سے بڑے پیمانے پر تباہی اور لاکھوں انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے۔سیلاب کے اثرات کو موثر طور پر کم کرنے کے لیے ایک موثر حکمت عملی کی ضرورت ہے جس میں ہنگامی منصوبہ، انفراسٹرکچر کی تعمیر، ابتدائی وارننگ سسٹمز، کمیونٹی کی شراکت داری اور پائیدار سرگرمیاں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔

1۔ مضبوط انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری: سیلاب کی شدت کو کم کرنے میں ایک بنیادی پہلو ایسے انفراسٹرکچر کی تعمیر ہے جو سیلاب کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کرسکتا ہو۔ پاکستان کو تعمیرات اور پشتوں کی مرمت، نکاسی کے موثر نظام اور سیلاب کا مقابلہ کرنے کے قابل عمارات کی تعمیر پر سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔

2۔ ابتدائی وارننگ سسٹمز کا دائرہ کار بڑھایا جائے: سیلاب کی تباہ کاریوں سے پیش آنے کے لیے تیاریوں کے تناظر میں بروقت اور درست معلومات بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔کمیونٹی کی بنیاد پر ابتدائی وارننگ سسٹمز جس کے ساتھ ہی آگاہی کی مہم افراد کو فوری ردعمل ظاہر کرنے اور جب بھی ضروری ہو، انخلا کے لیے تیار کرسکتی ہے، جس سے

اموات اور جائیداد کو ہونے والے نقصان میں کمی لائی جا سکتی ہے۔

3۔ اراضی کا پائیدار استعمال: غیر منصوبہ بند شہری آبادکاری اور درختوں کی کٹائی کے باعث زمینی کٹاؤ میں اضافہ ہوتا ہے اور سیلاب کے اثرات بڑھتے ہیں۔ اراضی کے پائیدار استعمال کی سرگرمیوں جیسا کہ شجر کاری، پانی کو ذخیرہ اور منتظم کرنے سے سیلاب کے اثرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ قدرتی رکاوٹوں جیسا کہ جھیلوں اور تالابوں کو محفوظ بنا کر سیلاب کے خطرات سے تحفظ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

4۔ کمیونٹی کی شراکت داری اور تعلیم: سیلاب کے اثرات کو موثر طور پر کم کرنے کے لیے کمیونٹیز کی فعال شراکت ناگزیر ہے۔ کمیونٹی کی تعلیم کے پروگراموں میں انخلا کے طریقوں، آفات میں تیار رہنے، اور پائیدار طریقوں کے حوالے سے آگاہی پھیلانے پر توجہ دی جانی چاہیئے۔ مقامی رہنما اپنی کمیونٹیز میں معلومات کے پھیلاؤ، تربیت کی فراہمی اور آفات کا مقابلہ کرنے کی ثقافت کو فروغ دے کر اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

5۔ موسموں کا مقابلہ کرنے کے قابل زراعت: زراعت پر پاکستان کے انحصار کو مدنظر رکھتے ہوئے موسموں کا مقابلہ کرنے کے قابل زراعت سیلاب کے اثرات کم کرنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ عملدرآمد کے اقدامات جیسا کہ پانی کے وسائل کو منتظم کرنا، خشک سالی کا مقابلہ کرنے کے قابل فصلوں کی کاشت، اور کاشتکاری کی پائیدار تکنیکوں کے ذریعے سیلاب کے ذراعت پر اثرات کو کم کرنے میں مدد حاصل ہو سکتی ہے جس سے آبادی کے لیے فوڈ سکیورٹی کو بھی یقینی بنانے میں مدد حاصل ہو گی۔

6۔ حکومت کی رابطہ کاری اور پالیسی: سیلاب کی شدت کو موثر طور پر کم کرنے کے لیے مختلف حکومتی محکموں اور ایجنسیوں (پی ڈی ایم اے، صحت اور تعلیم کے محکمے، این ڈی ایم اے، قانون نافذ کرنے والے ادارے اور این جی اوز) کی مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔ سیلاب کو منتظم کرنے کے لیے ایک جامع پالیسی جس میں ماہرین، سائنس دانوں اور مقامی کمیونٹی کی آرا شامل ہوں، اہمیت رکھتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں معمول کے مطابق جائزے اور تازہ ترین معلومات سے مستقبل میں آنے والی سیلابی آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنے میں مدد حاصل ہو گی۔

انہوں نے مختصر طور پر یہ اضافہ کیا کہ پاکستان میں سیلاب کی شدت کو کم کرنے کے لیے ایک مجموعی اور متحرک حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

ورکشاپ کے دوران حاصل ہونے والی تجاویز اور نتائج

پہلے گروپ کی پریزنٹیشن

پاکستان میں سیلاب سے پہلے اور بعد میں اس کا مقابلہ کرنے کے لیے مختلف حکمت عملیاں اور اقدامات کیے جا سکتے ہیں جن کا مقصد آبادیوں، انفراسٹرکچر اور معیشت پر سیلاب کے اثرات کم سے کم کرنا ہو۔ ذیل میں سیلاب سے قبل اور بعد میں اس سے پیش آنے کے لیے کچھ اہم نکات پیش کیے جا رہے ہیں:

سیلاب سے قبل اس سے پیش آنا:

1۔ ابتدائی وارننگ سسٹمز

2۔ انفراسٹرکچر ڈیزائن اور تعمیر کرنا جس میں ڈیمز، لیویز اور بند شامل ہوں تاکہ سیلاب کے اثرات کو کم اور پانی کے بہاؤ کو منتظم کیا جا سکے۔

3۔ اراضی کے استعمال سے منصوبہ بندی پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ سیلاب کے خطرات سے دوچار علاقوں میں تعمیرات کو ریگولیٹ کیا جا سکے۔

4۔ سیلاب کے خطرات سے دوچار آبادیوں کی اہلیت میں اضافے، ان کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنے اور انخلا کے طریقوں کے حوالے سے اہلیت بڑھانے کے لیے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے جائیں۔

5۔ زمینی کٹاؤ کو کم کیا جب کہ پانی کو زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لیے محفوظ بنایا جائے۔

6۔ مقامی حکام کی سیلاب سے موثر طور پر پیش آنے کے لیے تربیت کی جائے جس میں ڈیزاسٹر ریسانس ٹیمز اور مقامی ایمرجنسی سروسز کے لیے تربیت شامل ہو۔

سیلاب آنے کے بعد اس سے پیش آنا:

1۔ سرچ اور ریسکیو آپریشن کیا جائے جس میں سیلاب کے بعد طبی امداد اور بحالی کے سامان کی فراہمی شامل ہو۔

2۔ تباہ حال انفراسٹرکچر جس میں سڑکیں اور پل شامل ہیں، ان کی جلد از جلد تعمیر نو کی جائے۔

3۔ زرعی معاونت، مائیکروفنانس، اور صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے پروگرام شروع کیے جائیں۔

4۔ سیلاب سے متاثر ہونے والی آبادی کی مدد کی جائے جس میں نقد رقوم کی منتقلی کے پروگرام، خوراک کی معاونت اور صحت کی سہولیات تک رسائی شامل ہے۔

5۔ افراد، کاروباری سرگرمیوں اور فارمز (لائیو سٹاکس اور ایگریکلچر) کی از سر نو تعمیر میں مدد فراہم کی جائے۔

6۔ سیلاب سے پیش آنے کے لیے نئی ٹیکنالوجیز اور حکمت عملیاں تشکیل دینے کے لیے تحقیق اور اختراعات میں سرمایہ کاری کی جائے، جس میں فارکاسٹنگ کے ماڈلز، سیلاب کا مقابلہ کرنے کے قابل تعمیراتی ساز و سامان اور پانی کو منتظم کرنے کی پائیدار پالیسیاں شامل ہیں۔

دوسرے گروپ کی پریزنٹیشن

پاکستان میں سیلاب کے بعد ریسکیو اور بحالی کی سرگرمیاں

سیلاب کی وجہ سے متاثر ہونے والے افراد کا کھوج لگانے اور انخلا کے لیے ریسکیو ٹیموں کی فوری طور پر تعیناتی عمل میں لائی جائے۔ ریسکیو کی سرگرمیوں کے لیے ناقابل رسائی علاقوں میں ریسکیو کی سرگرمیوں کے لیے کشتیوں، ہیلی کاپٹرز اور دیگر جدید آلات استعمال کیے جائیں۔

1۔ عارضی پناہ گاہیں قائم کی جائیں: نقل مکانی کرنے والے افراد اور خاندانوں کی رہائش کے لیے عارضی پناہ گاہیں قائم کی جائیں۔ لوگ عام طور پر اپنی پناہ گاہیں اپنے گھریلو سامان کو استعمال کرتے ہوئے بناتے ہیں۔

2۔ بحالی کا کام کرنے والے اداروں کی جانب سے سیلاب سے متاثرہ افراد میں ضروری اشیا جیسا کہ خوراک، پانی اور صفائی ستھرائی کی کٹس کی تقسیم عمل میں لائی جائے۔

3۔ طبی امداد: سیلاب سے متاثرہ آبادی کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے طبی ٹیموں کی تعیناتی عمل میں لائی جائے۔ عارضی طبی کیمپوں کو قائم کیا جائے تاکہ زخمیوں، پانی سے پھیلنے والی بیماریوں اور صحت کے دیگر مسائل کا شکار شہریوں کا علاج کیا جائے۔

4۔ تباہ شدہ گھروں کی بحالی: متاثرہ اور تباہ ہونے والے گھروں کا جائزہ لیا جائے تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان کی بحالی کی کس حد تک ضرورت ہے۔ مقامی کمیونٹیز کے ساتھ مل کر گھروں کی از سر نو تعمیر کے لیے تعمیراتی ساز و سامان اور مدد فراہم کی جائے۔

5۔ گزر بسر کے لیے مدد: پروگراموں پر عملدر آمد کیا جائے تاکہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی گزر بسر کو بحال کیا جا سکے۔ متاثرہ افراد کی از سر نو کاروبار شروع کرنے اور زرعی سرگرمیوں کے لیے تربیت اور مدد کی جائے۔

6۔ نفسیاتی سماجی مدد: سیلاب کے نفسیاتی اثرات کا سامنا کر رہے افراد اور آبادیوں کو کونسلنگ کی خدمات اور ذہنی صحت کے حوالے سے مدد فراہم کی جائے۔ کمیونٹی کی بنیاد پر نفسیاتی سماجی مدد کے پروگرام شروع کیے جائیں تاکہ ٹراؤما سے پیش آیا جا سکے اور مقابلہ کرنے کی سوچ کو فروغ دیا جا سکے۔

7۔ تباہ ہونے والی جائیدادوں کے بارے میں اندازہ مرتب کرنا: پٹوار خانہ اس بارے میں اقدامات کر سکتا ہے۔

8۔ سروے اور جائزہ: جائیدادوں بشمول گھریلو، کاروباری اور زرعی زمین کو پہنچنے والے نقصان کے جائزے کے لیے جامع سروے کیا جائے۔

9۔ متعلقہ حکام کے ساتھ تعاون کیا جائے جس میں پٹوار خانہ بھی شامل ہے تاکہ تباہی کے حوالے سے درست اعداد و شمار جمع کیے جا سکیں۔

10۔ جائیداد کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا۔

11۔ تباہ ہونے والی جائیداد کی قدر و قیمت کے تعین کے لیے اس حوالے سے مصدقہ طریقہ کار استعمال کیے جائیں۔

12۔ پٹواریوں کی جانب سے غیر متعصبانہ رابطوں کی ضرورت ہے تاکہ درست جائزوں کی یقین دہانی کی جائے اور سیلاب سے متاثر ہونے والی زرعی زمین کی قدر و قیمت کے تعین کے لیے یہ ضروری ہے۔

13۔ دستاویزات اور ریکارڈز

14۔ جائزہ کے نتائج اور قدر قیمت کے تعین کی رپورٹس کی جامع دستاویز تیار کرنا۔

15۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے متاثرہ جائیدادوں کے تفصیلی ریکارڈ کو مرتب کرنا۔

16۔ حکومتی تعاون اور مدد۔

17۔ متعلقہ حکام کے ساتھ تعاون تاکہ متاثرہ افراد اور آبادیوں کو بروقت اور شفاف طور پر مدد فراہم کی جا سکے۔

پاکستان میں سیلاب کے دوران ریسکیو اور بحالی کا عمل

پیش کار: شیر علی، نصیر انور

media
foundation360
www.mediafoundation360.org